خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 20 | منگل 2 رمضان -1416ھ' 23 صلح 1375ھش' 23- جنوری 1996ء

دعا کیلئے اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے

یاد رکھو دعا ایک موت ہے اور جیسے موت کے وقت اضطراب اور بے قراری ہوتی ہے اسی طرح پر دعا کے لئے ویسا ہی اضطراب اور جوش ہونا ضروری ہے اس لئے دعا کے واسطے پورا پورا اضطراب اور گدازش جب تک نہ ہو تو بات نہیں بنتی پس چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر نہایت تضرع اور زاری و ابتہال کے ساتھ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی مشکلات کو پیش کرے اور اس دعا کو اس حد تک پہنچاوے کہ ایک موت کی سی صورت واقع ہو جاوے اس وقت دعا قبولیت کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دنیا کی چالاکیوں سے عاری شخص جو متقی ہو اس کے کام میں ہمیشہ زیادہ برکت ہوتی ہے بہ نسبت ایک تقویٰ سے عاری چالاک شخص کے

خطبہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 28- اپریل 1995ء مطابق 28 شہادت 1374 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(یہ خطبہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے فرمایا:-

آج تین ملکوں میں ملکی سطح پر کچھ جلسے اور اجتماعات ہو رہے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ ان کے ذکر سے اس خطبے کا آغاز ہو۔ سب سے پہلے تو سری لنکا کی جماعت کی طرف سے درخواست ہے کہ تیس اپریل کو ان کا سالانہ جلسہ منعقد ہو گا۔ اسی طرح تمام سری لنکا کی لجنہ اماء اللہ کا اجتماع بھی انتیس تاریخ کو شروع ہو رہا ہے تو ان دونوں کی کامیابی کے لئے احباب جماعت سے وہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ سری لنکا کی جماعت کو اگرچہ چھوٹی ہے اور باہمت ہے مگر بار بار بعض دشمنوں کی طرف سے مشکلات پیش آتی ہیں اور حال ہی میں وہاں ایک مرکز پر حملہ کیا گیا اس کو جلایا گیا' وہاں بعض احمدیوں کو زدوکوب کیا گیا۔ تو اس لحاظ سے بھی دعا کے محتاج ہیں اللہ تعالیٰ ان کو ہمت عطا فرمائے اور جن نیک کاموں کو بڑے عزم کے ساتھ انہوں نے جاری کیا ہے' استقلال کے ساتھ اس پر ان کو ثبات قدم بخشے۔

اب جماعت احمدیہ جرمنی کی طرف سے بھی درخواست ملی ہے کہ آج اٹھائیس اپریل کو ان کی مجلس شوریٰ منعقد ہو رہی ہے۔ اب جو مجلس شوریٰ کا نظام ہے یہ خدا کے فضل سے کافی پھیل گیا ہے اور مستحکم ہو گیا ہے۔ ابتداء میں ان جگہوں میں غلطیاں بھی ہوتی تھیں اور ایسی جگہ مثلاً جرمنی ہے جہاں کثرت سے پاکستان سے مختلف علاقوں سے بھی احمدی آ کے آباد ہوئے ہوئے ہیں' خیال یہ تھا کہ ان کو شوریٰ کا تجربہ ہو گا اس لئے وہ وہاں غلطیاں نہیں کریں گے۔ مگر (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں کہ) وقت پر یہ بات سامنے آگئی کہ اکثر وہ لوگ شوریٰ میں شامل ہوئے جن کو پاکستان میں بھی شوریٰ میں کبھی جانے کا اتفاق ہی نہیں ہوتا تھا۔ اس لئے محض یہ ظن کہ پاکستان سے آئے ہیں وہ اپنے جرمن بھائیوں کی بھی تربیت کریں گے یہ سچا ثابت نہ ہوا' سابقہ بات میں کر رہا ہوں۔ اور ان کے مقابل پر جو جرمن احمدی تھے انہوں نے بہت بہتر نمونے دکھائے۔ اس لئے کچھ مجھے بعض دفعہ ناراض بھی ہونا پڑا۔ عضوں کو بعض عہدوں سے فارغ کرنا پڑا' اور اب میں سمجھتا ہوں کہ اللہ کے فضل سے ان کی مجلس شوریٰ کا نظام بلوغت کو پہنچ گیا ہے اس میں پختگی پیدا ہو گئی ہے' مشورے نیک اور تقویٰ کے مطابق دیتے ہیں' کوئی یہ احساس نہیں کہ فلاں میرے دوست نے یہ بات کی ہے اس لئے اس کی تائید کی جائے اور یہی وہ تقویٰ ہے جو دراصل جماعت کی زندگی کا ضامن ہے' جماعت کی روح اس تقویٰ میں ہے۔

اگر شوریٰ کے نظام کو ہم بڑی احتیاط کے ساتھ جاری کر دیں' اس میں جتنے بھی تقویٰ سے ہٹے ہوئے رجحانات داخل ہونے کا امکان ہے ان رجحانات کے رستے بند کر دیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت بہت تیزی سے ترقی کرے گی اور جب میں کہتا ہوں کہ رجحانات ہیں تو یہ رجحانات ہر انسان کی ذات میں دبے ہوئے ہیں اور جب تک انسان کی ذات متقی نہ ہو اس وقت تک مجلس شوریٰ میں جا کر ایسا انسان اس کے اندر تقویٰ کے معیار کو قائم نہیں رکھ سکتا۔ جہاں بھی اختلاف رائے ہو' جہاں اس بات کا امکان ہو کہ کسی شخص کے سپرد کوئی ذمہ داری کی جائے گی' جہاں مختلف مالی امور کے خرچ کے مسائل بھی ہوں وہاں انسان کے ساتھ جو بشری تقاضے لگے ہوئے ہیں وہ ضرور کوئی نہ کوئی رخنہ پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس لئے احتیاط کی ضرورت ہے ہر انسان کو اپنا نگران خود ہونا پڑے گا۔ مگر جہاں تک نظام جماعت کے نگران ہونے کا تعلق ہے خدا کے فضل سے وہ تقاضے ہم بہت حد تک پورے کر چکے ہیں اور پورے کرتے رہیں گے۔ جو میں نے پہلی بات کہی تھی کہ اب بلوغت کو پہنچ گیا ہے نظام' یہ اس پہلو سے کہی تھی۔

آج ہی چونکہ ایک اور ملک کی بھی مجلس شوریٰ ہو رہی ہے' آئیوری کوسٹ کی۔ ان کی جماعت کا جلسہ ہے اور غالباً اس کے بعد انتخابات بھی اسی سال ہوں گے اور مجلس شوریٰ کی کارروائی بھی ہو گی اس لئے ان کو بھی پیش نظر رکھ کر کچھ نصیحتیں کرنی ہیں۔

جرمنی کی جماعت کو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اگرچہ نظام کے لحاظ سے یہ معاملہ بہت سدھر چکا ہے اور اپنی بلوغت کو پہنچ گیا ہے' لوگ سمجھ چکے ہیں کہ کس حد تک مجلس شوریٰ میں شامل ممبران کو آزادی ہے' کس حد تک خدا تعالیٰ کی طرف سے جاری کردہ شریعت ان کے ہاتھ روکتی ہے کہ آگے نہیں بڑھنا' ان کی زبان پہ قدغن لگاتی ہے کہ اس سے آگے نہ بڑھو۔ یہ جو امور ہیں ظاہری نظم و ضبط کے اس لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب معاملہ پوری طرح نظم و ضبط کے دائرے میں آ چکا ہے اور سب لوگ سمجھ گئے ہیں۔ ہر ایک کو اپنے حقوق کا پتہ ہے' ہر ایک کو اپنی ذمہ داریوں کا پتہ ہے اور اب میرے نزدیک (اللہ نے چاہا تو) جرمنی جیسے ملک میں کوئی یہ جرأت نہیں کر سکتا کہ نظام کی بے حرمتی کرے اور کھڑے ہو کر بعض ایسی باتوں پر اصرار کرے جن کا کہنے کا اس کو حق نہ ہو یا امیر کے سامنے گستاخانہ رویہ اختیار کرے یا اس سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ یہ باتیں تو (اللہ نے چاہا تو) وہاں نہیں ہوں گی اور مجھے امید بھی ہے' دعا بھی ہے کہ آئندہ کبھی ایسی باتیں نہ ہوں۔

لیکن جو انسان کے اندر چھپا ہوا باغی ہے' انسان کے اندر چھپا ہوا خود غرض آدمی ہے وہ تو ہر جگہ رہتا ہے اور جب تک اس مقام پر نہ پہنچ جائے جہاں اللہ اس کی حفاظت فرما دے اس وقت تک اس سے ہمیشہ خطرات لاحق ہوتے ہیں۔ چنانچہ چند سال پہلے مجھے مجلس شوریٰ مرکزیہ جو ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی یعنی پاکستان کی مجلس شوریٰ جو ربوہ میں منعقد ہو رہی تھی اس کی رپورٹیں کچھ ملیں اس پر میں نے ان سے ریکارڈنگز منگوائیں اور مجھے بہت اس بات سے دھکا لگا کہ اتنی لمبی تربیت یافتہ لوگوں کی موجودگی میں پھر بعض لوگوں نے بعض ٹیڑھی سوچیں داخل کر دی تھیں۔ بعض ٹیڑھے مطالبے شروع کر دیئے تھے تو نظم و ضبط کے لحاظ سے اطمینان اپنی ذات میں کافی نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجلس شوریٰ کی اجتماعی شخصیت اس میں شامل ہونے والوں کی شخصیت کا مجموعہ ہے۔ اگر اس میں شامل ہونے والوں کی سوچیں غیر متقیانہ ہوں اور ان کی نگرانی اچھی نہ ہو تو کسی وقت بھی وہ مجلس کا مزاج بگاڑ سکتے ہیں۔ اس پہلو سے جو ممبر بنتے ہیں ان پر بھی گہری نظر رکھنے کی ضرورت ہے۔ اس نظام پر بھی نظر رکھنے کی ضرورت ہے جس نظام سے کوئی منتخب ہو کر مجلس شوریٰ تک پہنچتا ہے۔ ان خطرات کے پیش نظر آخری اختیار مرکز کے ہاتھ میں رکھا گیا ہے چاہے تو وہ انتخاب کے مشورے قبول کرے' چاہے تو نہ کرے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پہلو سے جماعت کی تربیت بہت عمدہ ہو چکی ہے کہ اگر ان کو یہ علم ہو کہ مرکز سے کسی نام کی نامنظوری آئی ہے تو قطعاً دل میں میل نہیں لاتے اور سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ تو جو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

اجتماعی تقویٰ کا معیار ہے وہ تو خدا تعالیٰ کے فضل سے کافی بلند ہے۔ لیکن انفرادی طور پر جب انتخاب کے ووٹ دیئے جاتے ہیں تو بسا اوقات تعلقات' جنبہ داریاں' رشتے داریاں دوستیاں وہ ان ووٹوں پر اثر انداز ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر وہاں یہ زیادہ خطرناک صورت حال پیدا کرتی ہیں جہاں جماعتوں میں بعض گروہ بندیاں ہوئی ہوں۔ بعض خاندانوں کی بعض دوسرے خاندانوں سے لڑائیاں ہوں۔ بعض خاندانوں کی بعض دوسرے خاندانوں سے چپقلش چل رہی ہو۔ ایسی صورت میں یا صدر جماعت جس کو مقامی جماعت کا صدر کہتے ہیں وہ اگر نااہل ہو تو اس کی نااہلی کی وجہ سے بھی بعض دفعہ افتراق پیدا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ اپنے نیچے قوم کو متحد رکھنا یہ مختلف صلاحیتوں کا تقاضا کرتا ہے اور بعض دفعہ بعض صدروں میں وہ صلاحیت نہیں ہوتی کہ سب کو ایک خاندان کی طرح ساتھ لے کر چلیں۔ اس لئے ان کی نااہلی کے نتیجے میں بھی بعض دفعہ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ بعض دوست اس صدر کے قریب ہیں اور بعض نسبتاً دور ہیں۔ ادر یہ تاثرات ضروری نہیں کہ صحیح ہوں بعض فتنہ پرداز ایسے لوگ ہوتے ہیں جو ان تاثرات کو ہوا بھی دیتے ہیں ادر اس طرح پھر افتراق پیدا کر دیتے ہیں۔ تو کمزوری جو صدر کی نظم وضبط کی کمزوری یا اس کے ذہن کی روشنی کی کمزوری سے پیدا ہوتی ہے اس کو بدنیتوں کے اندھیرے اور زیادہ گہرا کر دیتے ہیں اور لوگ صفائی سے پھر حالات کو دیکھ نہیں سکتے اور اندھیرے کے نتیجے میں ہمیشہ غلط فیصلے ہوتے ہیں پھر۔ یہ تو مختصراً اس کا پس منظر ہے۔

جو خلاصہ کلام ہے وہ یہ ہے کہ بسا اوقات جب انتخاب ہو رہے ہوتے ہیں وہاں اس قسم کی مخفی جنبہ داریاں اور تعلقات کے اثرات اپنا اثر دکھا رہے ہوتے ہیں۔ ایسی صورت میں اس بات کا احتمال موجود ہے کہ جو شخص منتخب ہو وہ پوری طرح تقویٰ کے' تقاضوں کے پیش نظر منتخب نہ ہو بلکہ کسی اور وجہ سے منتخب ہوا ہو۔ یہ سب احتمالات اپنی جگہ مگر اگر ان باتوں کو خود فتنے کا موجب بنا دیا جائے تو اس سے بھی بڑا فتنہ پیدا ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی یہ کہے کہ چونکہ یہاں ایسی باتیں چلتی ہیں اس لئے جو منتخب عہدیداران ہیں وہ تقویٰ سے گرے ہوئے ہیں اس لئے ہم ان سے تعاون نہیں کریں گے تو یہ فتنہ نہیں بلکہ شیطانی ہے۔ جس شیطانی کو روکنے کے لئے ہم فتنوں کے رستے روکتے ہیں یہ وہی شیطانی ہے یعنی بالآخر نظام جماعت سے انسان باغی ہو جائے۔ پس نیکی کے نام پر بدی پھیلانے والی بات ہے۔ یہ وضاحت بہت ضروری ہے کہ جن ملکوں میں انتخابات ہونے ہیں یا مجلس شوریٰ ہو رہی ہے وہاں اس پہلو سے ابھی بہت زیادہ نگرانی اور بار بار نصیحت کی ضرورت ہے۔ اول تو یہ بہت اہم بات ہے کہ اپنے ووٹ دیتے وقت (کلام الٰہی) کی اس نصیحت کو پیش نظر رکھیں کہ یہ امانت ہے اور امانت کو اس کے حقدار کو دیا کرو اس کے سوا اور کوئی شرط نہیں ہے جو (کلام الٰہی نے دینی) ڈیماکریسی کی تصویر کھینچتے ہوئے بیان فرمائی ہے۔ جب بھی تم ووٹ ڈالو تو اس کو ووٹ دو جو تقویٰ کے لحاظ سے حق دار ہو اور غیر حق دار کو ووٹ نہیں دینا۔ اس مضمون پر مختلف پہلوؤں سے (کلام الٰہی) کی آیات روشنی ڈالتی ہیں اور یہ واضح کر دیتی ہیں کہ (صاحب ایمان) وہ ہے جو قریب ترین رشتے داریوں کا بھی لحاظ نہیں کرتا جب خدا کی خاطر اسے بات کہنی ہو۔ چنانچہ شہادت کے ضمن میں فرماتا ہے کہ شہادت کے وقت تو (صاحب ایمان) کی یہ کیفیت ہوتی ہے کہ رشتے داروں کی رعایت تو درکنار خود اپنے خلاف گواہی دینے پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ اپنی ذات پر اپنے قریب ترین لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جو (دین) قائم کرتا ہے اور اس معیار کی رو سے جب بھی انتخابات ہوں وہاں اگر باپ کو بھی ایک بچہ اہل نہیں سمجھتا تو اس کا فرض ہے کہ باپ کے خلاف اپنا ووٹ ڈالے اور کسی کو حق نہیں ہے کہ اپنے کسی رشتہ دار یا دوست کو بعد میں اس بات کا طعنہ دے کہ فلاں وقت تم نے میرے حق میں ووٹ نہیں دیا۔

یہ جو بات میں کہہ رہا ہوں اس کی ایک جگہ سے مجھے اطلاع ملی کچھ دن ہوئے اور اسی وجہ سے میری توجہ اس طرف پھری کہ ووٹ انتخاب کے بعد جو ایک شخص ہار گیا اس کو پتہ چلا کہ اس کے قریبی رشتہ داروں نے اس کے خلاف ووٹ ڈالے تھے تو ان کے گھر گیا۔ وہاں بڑا اس نے شکوے شکایتیں کیں کہ تم لوگ کیا چیز ہو میرے عزیز رشتے دار ہو کے تم لوگ ہی مجھے لے ڈوبے حالانکہ یہ ان کو لے ڈوبنے والا تھا وہ بچ گئے ہیں اللہ کے فضل سے۔ الٹا قصہ ہے۔ تو جہاں بھی انتخابات میں تعلقات' رشتے داریاں وغیرہ اثر انداز ہوں گی وہاں نظام جماعت کی زندگی پر حملہ ہو گا۔ اسی حد تک نظام جماعت بیمار ہو گا اور بیمار اور صحت مند وجود میں بڑا فرق ہوا کرتا ہے۔ نچلی سطح پر آپ اپنی صحت درست کر لیں تو جماعت کی جو اجتماعی طاقت ہے اس میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا اور یہ کوئی فرضی باتیں نہیں ہیں' عین حقیقت کی باتیں ہیں' سو فیصد درست ہیں۔ ہر قطرہ احمدیت کا جو یہ سمندر بنا رہا ہے وہ قطرہ صالح ہونا چاہئے اگر وہ صالح ہو جائے تو سمندر صالح رہے گا۔ اگر اس میں آمیزش آ جائے گی تو اسی حد تک سمندر کا پانی غیر صحت مند ہوتا چلا جائے گا۔

پس انتخابات کے وقت جو عہدیداران کے ہوں یا مجلس شوریٰ کے ہوں اس بات کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں کہ کسی قسم کی کوئی رعایت' کوئی تعلقات کا واسطہ انتخابات پر اثر انداز نہ ہو۔ اور کیا ہو؟ اس کے متعلق (فرمان یہ ہے) کہ تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ تو سب سے زیادہ متقی کو آگے لانا ہے اور اس میں یہ بحث نہیں آئے گی کہ چالاک کون ہے یا دنیا کے لحاظ سے کون اہلیت رکھتا ہے۔ کیونکہ اکثر لوگ یہ بات نہیں سمجھتے کہ دنیا کی چالاکیوں سے عاری شخص جو متقی ہو اس کے کام میں ہمیشہ زیادہ برکت ہوتی ہے بہ نسبت ایک تقویٰ سے عاری چالاک شخص کے۔ تقویٰ سے عاری چالاک شخص کے ہاتھ میں تو کچھ بھی محفوظ نہیں ہے۔ نہ نظام جماعت کی قدریں محفوظ ہیں' نہ جماعت کے اموال محفوظ ہیں اور وہ فتنوں کا موجب بن جاتا ہے اور بن سکتا ہے لیکن ایک سادہ انسان ہو بظاہر' متقی ہو خدا کا خوف رکھتا ہو اس کے ہاتھ میں کچھ بھی غیر محفوظ نہیں ہے۔

ساری جماعت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جب بھی بعض کام کسی کے سپرد کئے گئے ہیں جو تقویٰ رکھنے والے تھے خواہ وہ علم کے لحاظ سے ادنیٰ حیثیت رکھتے تھے ان کے کاموں میں برکت پڑی ہے۔ اور چالاک علماء کے ہاتھ کچھ بھی نہ آیا بلکہ وہ ہمیشہ نقصان کا موجب ہی بنے رہے ہیں۔ ایک تو یہ خیال دل سے نکال دیں کہ چالاکیاں کام آ سکتی ہیں اس لئے آپ کو چالاک آدمی کو چننا چاہئے۔ جتنا چالاک ہو' تقویٰ سے عاری ہو اتنا ہی خطرناک ہے۔ اس کو نظام کے قریب تک نہ پھٹکنے دیں۔ دوسری بات یہ یاد رکھیں کہ یہ آپ کا غلط اندازہ ہے کہ تقویٰ اور بیوقوفی اکٹھے ہو سکتے ہیں۔ تقویٰ اور بے وقوفی اکٹھے ہو ہی نہیں سکتے۔ وہ بے وقوف ہے جو تقویٰ سے عاری ہوتا ہے۔ اگر ہوشیار ہوتا اور عقل والا ہوتا تو ناممکن تھا کہ تقویٰ کے بغیر زندگی بسر کرتا۔

اول تو سفر کا آغاز ہی عقل سے شروع ہوتا ہے جو اولوالالباب لوگ ہیں وہی ہیں جو خدا کا مقام اور مرتبہ پہچانتے ہیں اور اس سے ڈرتے ہیں اور اس کا خوف رکھتے ہیں اور اگر وہ عقل والے نہ ہوتے تو تقویٰ کو اختیار کیوں کرتے۔ پس محض مجہول سی حیثیت رکھنا یہ تقویٰ کی نشانی نہیں ہے۔ تقویٰ کے نتیجے میں ایک روشنی پیدا ہوتی ہے' ایک فراست پیدا ہوتی ہے' باتوں میں ایک گہرائی پیدا ہو جاتی ہے۔ پس تقویٰ کی پہچان اس پہلو سے اگرچہ مشکل ہے لیکن روزمرہ کے تجربے میں آنے والے لوگوں کو سمجھنے کے لئے کچھ بھی مشکل نہیں۔ ایک ایسا شخص جس کے ساتھ واسطہ پڑتا ہو اور پتہ ہو کہ جب بولے گا سچ بولے گا اس کو آپ تقویٰ سے خالی نہیں کہہ سکتے۔ ایک ایسا شخص جس کے پاس جب آپ امانت رکھوا دیں تو پتہ ہے کہ وہ امانت میں خیانت نہیں کرے گا۔ ایک ایسا شخص جس کے متعلق آپ جانتے ہیں کہ اسے اپنی بڑائی کی کوئی بھی خواہش نہیں اور اس میں انکسار پایا جاتا ہے' کسی قسم کا کوئی تکبر نہیں ہے۔ ایک ایسا شخص جو نظام جماعت کے سامنے ہمیشہ سر تسلیم خم کرتا ہے اور کسی جنبہ داری میں' کسی تفرقہ بازی میں کوئی حصہ نہیں لیتا' اس کو کوئی دلچسپی نہیں ہے' یہ تقویٰ کی ظاہری علامتیں ہیں۔ اور جہاں تک انسان کا تعلق ہے وہ ظاہری علامتوں ہی سے ایک انسان کا تقویٰ پہچان سکتا ہے حقیقت تقویٰ کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں اور عالم الغیب والشہادہ کا ایک یہ بھی مضمون ہے۔

آج میں نے اس (بات کو حضرت بانی سلسلہ) کے ارشادات کی روشنی میں اپنے خطبے کے لئے موضوع بنایا تھا مگر اب چونکہ مضمون دوسرا شروع ہو چکا ہے اس لئے (اللہ نے چاہا تو) آئندہ خطبے میں بات کروں گا۔ مگر یہاں یہ یاد رکھیں کہ اس مضمون کا تعلق کسی کے تقویٰ کی پہچان سے بھی ہے۔ عالم الغیب والشہادہ کا مطلب یہ ہے کہ تم بسا اوقات ایک شخص کو نیک سمجھ رہے ہوتے ہو مگر وہ خدا کی نظر میں نیک نہیں ہوتا۔ تم بظاہر ایک شخص کو بد سمجھ رہے ہوتے ہو مگر وہ خدا کی نظر میں بد نہیں ہوتا۔ غیب کا علم بھی وہی رکھتا ہے اور جو تمہیں دکھائی دیتا ہے اس میں تمہارے دیکھنے کا بھی کوئی اعتبار نہیں تو تم نہ غیب کا علم رکھتے ہو نہ ظاہر کا علم رکھتے ہو۔ اس (-) کی روشنی میں پھر لوگ کہہ سکتے ہیں کہ پھر ہمارے معیار کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ جس معیار پر ہم قائم ہیں اس معیار کے پیش نظر جو فیصلے کریں گے ان کی صحت کی کیا ضمانت ہے۔ تو یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں تک عمومیت کا تعلق ہے عموماً "(ایمان والوں) کے فیصلے اللہ کے فیصلے کے مطابق ہوتے ہیں اور متقیوں کے فیصلے خدا کے فیصلے کے مطابق ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا انفرادی فتویٰ ہر شخص کے متعلق تو نہیں چل سکتا کہ جس کو کوئی نیک آدمی کہہ دے یہ ضرور متقی ہے' وہ ضرور متقی نکلے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے مگر عمومی طور پر تقویٰ ایک روشنی بخشتا ہے جس کے متعلق (-) فرمایا کہ (صاحب ایمان) کی فراست سے ڈرنا (-) وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔ اب یہاں اللہ کے نور سے دیکھنے کا کیا مطلب ہے۔ اصل مطلب یہ ہے کہ اس نے اپنا تو دیکھنے کا نور کچھ رکھا ہی نہیں۔ جو خدا کی طرف سے اس کو بصیرت ملی ہے' جو خدا تعالیٰ کی محبت کے تقاضے ہیں ان سے وہ جانچتا ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ان کا نور ہے ہی وہی جو اللہ کا نور ہے۔ اس میں اس نے دو چیزیں ملا نہیں دیں۔ اپنی ذات کے نور کو الگ قائم نہیں رکھا بلکہ کلیتہً خدا کے نور کے تابع کر دیا ہے۔

اگر اس پہلو سے کوئی شخص خدا کی نظر سے دیکھنے کا عادی بن جائے تو کہا جائے گا کہ یہ خدا کے نور سے دیکھتا ہے اور اس کا فیصلہ درست ہوتا ہے لیکن بالعموم۔ کیونکہ وہاں پھر اس آیت کی عمل پیرائی ہو گی کہ اللہ ہی ہے جو شہادہ کو بھی جانتا ہے اور غیب کو بھی جانتا ہے۔ اس لئے ایسے شخص کا یہ دعویٰ کرنا تو غلط ہے کہ میں اللہ کے نور سے دیکھتا ہوں اس لئے جس کے متعلق میں بات کروں اس کو مان جاؤ۔ جو یہ بات کرے گا وہ ایک بات تو ثابت کر دے گا کہ وہ اللہ کے نور سے نہیں دیکھتا۔ کیونکہ اللہ کے نور سے دیکھتا تو بندے کے متعلق یہ دعویٰ نہ کرتا اور اپنی ذات کے متعلق یہ دعویٰ نہ کرتا کیونکہ دعوے کا جہاں تک

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلق ہے (-) فرماتا ہے (-) تم اپنے آپ کو بھی پاک نہ کہا کرو' اپنی ذات کو بھی پاک نہ ٹھہرایا کرو (-) ایک ہی ہے وہ جو جانتا ہے کہ کون متقی ہے۔

پس بہت ہی باریک مضمون ہے الجھا ہوا دکھائی دیتا ہے مگر حقیقت میں الجھا ہوا نہیں۔ اس کو میں کھول کر جب آپ کے سامنے رکھتا ہوں تو آپ کو یہی محسوس ہوتا ہے ہمیشہ کہ ہاں یہی بات ہمارے دل میں بھی ہونی چاہئے تھی۔ یا تھی اور بات واضح ہو جاتی ہے۔ تو اول تو یہ بات یاد رکھیں کہ آپ اگر خود متقی ہوں تو آپ کا فیصلہ غلط بھی ہو گا تو اللہ اس کو ٹھیک کر دے گا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ آپ نے اپنی ذات میں تقویٰ سے فیصلہ کیا ہو۔ اس لئے آپ کو یہ ضمانت تو نہیں ہے کہ آپ کا ہر فیصلہ درست ہو گا ہرگز نہیں ہے۔ کئی آدمی متقی بھی ہوتے ہیں لیکن ذہنی فرق اپنی جگہ ہیں۔ متقی بھی ہوتے ہیں بھولے بھی ہوتے ہیں۔ کئی آدمی متقی بھی ہوتے ہیں اور صاحب فراست بھی ہوتے ہیں تو ان کا اپنا ذاتی معیار تقویٰ کے نور سے چمک اٹھتا ہے مگر اتنا ہی چمکتا ہے جتنا ان کا معیار ہے' اس سے آگے نہیں بڑھ سکتے۔

(-) ہر شخص کی اپنی فراست کا ایک مقام ہے اللہ کا نور اس مقام کو روشن کر دیتا ہے اگر کسی آنکھ کی بینائی کم ہو تو اس کو بھی تو سورج کا نور ہی روشن کرتا ہے۔ اگر کسی کی آنکھ کی بینائی زیادہ ہو تو اس کو بھی تو سورج کا نور ہی روشن کرتا ہے لیکن فرق ہے ایک روشن بینائی والا انسان اس نور سے وہ فائدہ اٹھاتا ہے جو ایک کم بینائی والا انسان اٹھا ہی نہیں سکتا۔ تو اس لئے یہ کہہ دینا کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے رسولؐ اللہ نے یہ فتویٰ صادر فرمایا ہے کہ ہر متقی خدا کے نور سے دیکھتا ہے اس لئے ان کی رائے میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا اور ہر متقی کا یہ دعویٰ ہو گا کہ میری رائے درست ہے' یہ ساری باتیں نا سمجھی کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر آپ گہرائی میں اتر کے (-) سارا مسئلہ سمجھنے کی کوشش کریں تو کوئی بھی ابہام باقی نہیں رہتا۔ پس آپ نے فیصلہ تقویٰ سے کرنا ہے یہ ہے بنیاد۔ اور چونکہ آپ عالم الغیب اور عالم الشہادہ نہیں ہیں اگر تقویٰ میں رہتے ہوئے غلطی ہوتی ہے تو اس کی سزا خدا آپ کو نہیں دے گا۔ ایک شخص بے چارہ نظر کی کمزوری کی وجہ سے ٹھوکر کھاتا ہے اور کہیں گر جاتا ہے تو نقصان تو اس کو ہوتا ہے مگر سزا نہیں ملتی۔ ایک شخص اگر جان کے بالارادہ کسی گڑھے کی طرف جاتا ہے اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی لے بیٹھتا ہے تو پھر اس کو سزا بھی ملے گی' نقصان تو پہنچے گا لیکن سزا بھی ملے گی۔ تو سزا اور طبعی نقصان دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ پس ایسا شخص جو زیادہ بصیرت نہ رکھتا ہو وہ متقی بھی ہو تو بعض دفعہ غلطی سے غلط فیصلے کر سکتا ہے مگر خدا کی طرف سے اس پر پکڑ نہیں آئے گی۔ (-) بحیثیت جماعت ان کی اکثریت خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تقویٰ پر قائم رہتی ہے۔ اور یہ توقع رکھی جاتی ہے کہ وہ تقویٰ پر قائم رہے گی (-) اگر یہ توقع درست نہ ہو تو وہ نتیجہ بھی غلط ہو جائے گا جو ہم نکالتے ہیں کہ چونکہ متقیوں کی جماعت اپنا (امام) چنتی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس انتخاب پر صاد ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں ان کا نور اور خدا کا نور ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ وہی نور جو خدا کا نور ہے اس نے جو فیصلہ کرنا تھا وہی فیصلہ متقی اس لئے کرتے ہیں کہ وہ خدا کے نور سے دیکھتے ہیں۔ تو جماعت کی حیثیت سے اس بات کی ضمانت ہے اور (اللہ نے چاہا تو) اگر ہم ہمیشہ نگران رہیں' کوشش کرتے رہیں' دعائیں کرتے رہیں تو بہت لمبے عرصے تک جو ہزار سال سے بھی بڑھ سکتا ہے جماعت (اللہ نے چاہا تو) تقویٰ پر قائم رہتے ہوئے صحیح فیصلے کیا کرے گی مگر نگرانی کی ضرورت ہے اور مجلس شوریٰ اس میں سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔

اگر مجلس شوریٰ کے انتخاب کے وقت پوری محنت کے ساتھ اور کوشش کے ساتھ سوچ کر' فکر کر کے انسان یعنی ہر فرد یہ کوشش کرے کہ اپنے میں سے وہ چنے جس کو وہ سمجھتا ہے کہ اللہ کے قریب تر ہے' جس کے متعلق اس کا اندازہ ہے۔ اب اگر یہ نیکی سے اندازہ لگاتا ہے' سچائی سے اندازہ لگاتا ہے تو بقیہ کی ضمانت اللہ اس طرح بھی دیتا ہے اس کے فیصلے کی غلطی کو کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ اس کا ووٹ تو ہو گا اس پہ اس کو سزا نہیں ملے گی مگر اکثر کے دل خدا اس طرح مائل فرما دیتا ہے کہ ایک آدمی کی سادگی کی غلطی جماعت کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ یہ ایک قطعی بات ہے اس میں کوئی بھی شک کی گنجائش نہیں۔ ساری سو سالہ جماعت کی تاریخ (-) اس بات پر گواہ ہے کہ متقیوں کے فیصلے میں اگر غلطی بھی تھی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل کے ساتھ ان کے فیصلوں کی اصلاح فرما دی اور من حیث الجماعت جماعت کو ان کا نقصان نہیں پہنچنے دیا۔

پس مجلس شوریٰ جہاں بھی منعقد ہو رہی ہو یا آئندہ ہو اس کے انتخاب سے بات شروع ہوتی ہے۔ وہاں سب سے زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے تقویٰ کی۔ اور اگر جماعت کے علم میں ایسے لوگ ہوں جن کا ماضی اس پہلو سے داغ دار ہو تو امیر جماعت کا فرض ہے کہ وہ انتخاب کی کارروائی کی رپورٹ بھیجتے وقت دیانت داری سے بتائے کہ میرے نزدیک فلاں شخص جو منتخب ہوا ہے اس میں یہ عادت ہے۔ اس طرح وہ پارٹیوں میں شامل ہوتا ہے۔ اس طرح اب تک اس نے بعض دفعہ ایسی حرکات کی ہیں جس سے جماعت کے وقار کو نقصان پہنچا ہے۔ اگر امیر یہ لکھے تو پھر اس کا نام منظور نہیں ہو گا۔ لیکن بعض دفعہ امراء یا دوسرے عہدیداران سمجھتے ہیں کہ ہمیں کیا ضرورت ہے برا بننے کی۔ جہاں یہ کہا وہاں آپ تقویٰ سے گر گئے اور تقویٰ سے گرے تو ان کو اس عہدے سے بھی گرنا چاہئے تھا جو متقیوں کے لئے ہے۔ مگر وہ سمجھتے ہیں کہ کوئی فرق نہیں پڑتا عہدہ اپنی جگہ اور یہ ہوشیاری ہماری اپنی جگہ کہ ایسی بات نہ کریں کہ خواہ مخواہ آ بیل مجھے مار' لوگوں کو اپنے دشمن بنائیں۔

پس تقویٰ کا اس سلسلے میں دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اگر غلط آدمی منتخب ہو رہا ہو تو دیانتداری کے ساتھ قطع نظر اس کے کہ کوئی دوست بنتا ہے یا دشمن بنتا ہے' اس وقت صورتحال نظام جماعت کی معرفت اوپر پہنچائی جائے۔ اس کا ایک برعکس بھی ہے جو اکثر چلتا ہے۔ یہ بات تو نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے۔ جو نہیں ہونی چاہئے وہ دکھائی دیتی ہے کہ بعض لوگوں کی پسند کا آدمی نہیں آتا تو وہ عہدیدار نہ بھی ہوں ان کا یہ کام ہی نہیں ہے کہ اس قسم کی رپورٹیں کریں مگر وہ ضرور اپنا بغض نکالتے ہیں۔ لمبی لمبی چٹھیاں لکھ دیتے ہیں۔ بعض دفعہ چودہ چودہ صفحے کے خط آتے ہیں کہ یہ شخص جو انتخاب ہوا ہے ہم آپ کو متنبہ کر رہے ہیں بڑا خبیث آدمی ہے' اس قسم کا آدمی ہے اس طرح یہ جھگڑالو' اس طرح اس نے شرارتیں کیں اور حال یہ ہے کہ بعض پندرہ پندرہ سال پرانے واقعات بھی لکھتا ہے وہ۔ یعنی واقعتہ" ایسے پرانے واقعات بھی ادھیڑ ادھیڑ کر نکالے گئے۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ تمہارا تقویٰ اس وقت کیا کر رہا تھا جب پہلی دفعہ اس کی برائی سامنے آئی تم کیوں سوئے ہوئے تھے۔ اگر تم نے اس وقت نظام جماعت کی معرفت اپنا حق ادا نہیں کیا تو آج تمہارا کوئی حق نہیں ہے کہ اپنی زبان کھولو۔ اس لئے کہ اب تمہارے ساتھ براہ راست اس کا مفاد ٹکرایا ہے۔ تمہیں خطرہ ہے کہ ایسی جماعت میں اگر یہ اوپر آیا تو پھر میرے جو روز مرہ کے معاملات ہیں ان میں منفی اثر پڑ سکتا ہے اس لئے تمہیں پرانی باتیں یاد آ گئی ہیں۔ اس لئے یہ بھی یاد رکھنے کی ضرورت ہے کہ پرانی باتیں اگر کسی شخص میں ایسی ہوں جس کا نظام جماعت کے سامنے آنا ضروری ہو تو جس وقت وہ ہوں اس وقت آنی چاہئیں۔ بعض دفعہ جرمنی ہی کی بات ہے ایک دو سال پہلے کی بات ہے کہ جب اختلاف ہوا ایک عہدے دار سے تو مجھے چٹھیاں آئیں کہ یہ عہدیدار' یہ تو اس قسم کا آدمی ہے اور اس قسم کا آدمی ہے اور ایسے ایسے خوفناک الزام تھے کہ اگر (احکام دینیہ) نافذ ہوتے تو اس کو اسی (80) کوڑے ضرور پڑتے۔ اور تقویٰ کا یہ حال کہ اب خیال آیا ہے کہ یہ عہدیدار بن رہا ہے اور پرانی ساری داستان کہتا ہے میری آنکھوں کے سامنے گزری ہے اور اس وقت کان کے اوپر جوں تک نہیں رینگی۔

جب میں کہتا ہوں اطلاع دو تو میں اس قسم کی ذلیل جاسوسیوں کی تحریک آپ کو نہیں کر رہا۔ یہ باتیں تو آپ کرتے ہیں جن کو میں دبانے کی کوشش کرتا ہوں۔ یہ تو تکلیف دہ باتیں کئی دفعہ سامنے آتی ہیں میں سمجھاتا ہوں کہ یہ کوئی طریق نہیں ہے خدا کا خوف کرو اور اپنی بدنیتوں کو نظام جماعت کے نام پر استعمال نہ کرو۔ لیکن وہ متقی لوگ جن کا بعض لوگوں سے نہ دوستی کا تعلق' نہ دشمنی کا تعلق' وہ ذمہ دار بنائے گئے ہیں کہ بعض اہم اطلاعیں خاص آدمیوں سے تعلق رکھنے والی جب ان کے سامنے آئیں تو میرے سامنے پیش کریں۔ تو بسا اوقات امیر کو ایک آدمی کے عام حالات کا پتہ ہی نہیں ہوتا مگر جب وہ عہدیدار منتخب ہوتا ہے تو اس کے متعلق بصیغہ راز بعض اطلاعیں ملتی ہیں اس وقت اس کا فرض ہے کہ ان اطلاعوں کو آگے پہنچائے تاکہ ابتدائی پہلو سے جس حد تک چھان بین ممکن ہے ہم چھان بین کے بعد ان لوگوں کو اوپر آنے دیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ (ایمان والوں) کی نظر میں' دل کی سچائی کے ساتھ ان کی نظر میں' وہ اچھے پاک لوگ ہیں۔ ایسے لوگ جب مجلس شوریٰ میں پہنچ جاتے ہیں تو پھر آگے ان پر ابتلاء کا دور شروع ہو جاتا ہے۔ وہاں جو وہ باتیں کرتے ہیں بسا اوقات نیک لوگ بھی جب بحث میں پڑ جائیں تو اختلاف میں اپنے آپ کو غالب کرنے کے لئے ان کی سوچیں ٹیڑھی ہونے لگ جاتی ہیں۔ اس وقت یہ پیش نظر نہیں رہتا کہ جماعت کا مفاد اس میں ہے۔ اس وقت یہ پیش نظر ہوتا ہے کہ میری بات مانی جائے اور میں جیت جاؤں اور اس کے بعد اگر وہ جیت جائیں تو ان کی خوشی' ان کا اطمینان' ان کے چہرے کی مسکراہٹیں' ان کے عدم تقویٰ پر گواہ بن جاتی ہیں۔ اور اس کے برعکس بعض ایسے لوگ ہیں جو جیتتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں' دل شرمندہ ہوتے ہیں کہ ایک شخص کے موقف کے خلاف مجھے اتنی محنت کرنی پڑی لیکن چونکہ محض للہ تھی اس لئے اس کی کامیابی پر دل کا اطمینان وہ فخر کی مسکراہٹیں نہیں بن سکتا۔ ہمیشہ انکسار میں رہتا ہے۔ اور ایک قسم کی شرمندگی رہتی ہے۔ مگر جب بھی ایسا موقعہ آئے گا وہ پھر ضرور وہ بات کریں گے۔ اور بسا اوقات ایسے لوگوں کو بعض دفعہ اس کا یہ نقصان پہنچتا ہے کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں انہوں نے ہمارے خلاف باتیں کی تھیں تو اپنے تعلقات بھی کم کر لیتے ہیں۔ لیکن جب وہ تعلقات کم کرتے ہیں تو یہ بات نہیں بھولنی چاہئے کہ وہ ایک متقی سے جب تعلق کم کرتے ہیں تو خدا سے تعلق کم کرتے ہیں۔ اس متقی وجود کی ذاتی حیثیت' کنہہ کو سمجھیں۔ جو شخص دل کے تقویٰ کے ساتھ' اللہ کی خاطر سچی بات بیان کرتا ہے جانتا ہے کہ اس کے نتیجے میں وہ دوست جو دوسرا موقف پیش کر رہا ہے اس کے دل پر برا اثر پڑے گا' جانتا ہے کہ ہو سکتا ہے ہمارے تعلقات پر برا اثر پڑے۔ اگر اس کی سچائی کی سزا میں ان کے دوست اس سے بدظن ہوتے ہیں' پیچھے ہٹتے ہیں تو یاد رکھنا چاہئے کہ حقیقت میں وہ خدا سے بدظن ہوتے ہیں' خدا سے پیچھے ہٹتے ہیں کیوں کہ اللہ ایسے لوگوں کی حفاظت فرماتا ہے جو اس کی خاطر سچائی پر قائم رہتے ہیں ان کو کبھی نقصان نہیں پہنچنے دیتا اور ہمیشہ ان کی حفاظت فرماتا ہے۔

دیکھو حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کا جب مناظرہ ہوا' سب سے پہلا مناظرہ محمد حسین بٹالوی صاحب کے ساتھ تو کتنا بڑا ایک مجمع تھا جو حضرت (بانی سلسلہ) کو اہل سنت کا نمائندہ بنا کر اہل حدیث مولوی محمد حسین بٹالوی کے خلاف مناظرے کے لئے لے کے گیا اور ان کو یقین تھا کہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) کی الٰہی فراست ہے' ایسا علم ہے۔ اس وقت تک کافی شہرہ ہو چکا تھا کہ ــ ــ ــ ــ ــ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

------ وہاں جاکر حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے جو سوال فرمایا کہ آپ بتائیں قرآن اور حدیث کا آپس میں کیا رشتہ ہے۔ تو جو جواب دیا مولوی محمد حسین بٹالوی نے وہ بالکل وہی تھا جو حضرت (بانی سلسلہ) کا عقیدہ تھا جو ہونا چاہئے تھا۔ آپ نے فرمایا آپ ٹھیک کہتے ہیں اور بات ختم ہو گئی۔ اس پر اتنا شور پڑا' وہ لوگ جو حمایتی بن کے آئے تھے وہ حیران رہ گئے کہ انہوں نے تو ہمیں ذلیل اور رسوا کر دیا۔ یہ ہار گئے اور مولوی محمد حسین بٹالوی جیت گیا۔ مگر اللہ کو یہ بات اتنی پسند آئی کہ وہ جو (-) کہ "میں تجھے برکت پر برکت دوں گا" وہ اس موقع سے تعلق رکھتا ہے۔ "یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے"

پس اللہ تعالیٰ اپنی حمایت میں بولنے والے' اپنی حمایت میں شرمندگی قبول کرنے والے کو کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ اور جو شخص اس وجہ سے دشمنی کرے کہ اس نے خدا کی خاطر اس کو ناراض کرنے کی جرأت کی ہے وہ خدا کو اپنا دشمن بنا لیتا ہے۔ پس نظام جماعت میں مجلس شوریٰ کے اندر جب باتیں ہوں تو ہرگز کسی اختلاف کا برا نہیں منانا۔ اور نہ آپ کی بات کا دوسرا برا منائے نہ آپ اس کی بات کا برا منائیں۔ اور برا منانے کا جہاں تک تعلق ہے بسا اوقات انسان پکڑ نہیں سکتا مگر طرز کلام سے ظاہر بھی ہو جاتا ہے۔ جب آپ باتیں کرتے ہیں تو باتوں میں گرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض دفعہ نام لیتے وقت ادب کے تقاضے چھوڑ دیتے ہیں اور جوش جو ہے وہ ابلنے لگتا ہے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ اب آپ اس دماغی حالت میں نہیں ہیں کہ جہاں اطمینان سے فیصلے کر سکیں اور مجلس شوریٰ کا مقصد ہی ختم ہو گیا وہاں سے۔

اس لئے جب آپ بات کریں اختلاف پہ حوصلہ کریں' حوصلے سے برداشت کریں اور اللہ اختلاف کی خاطر' اختلاف کو عزت دیں' اختلاف کرنے کی حوصلہ شکنی نہ کریں۔ مگر یہ بات یاد رکھیں کہ اختلاف کے بعد جب فیصلہ ہو جائے تو پھر آپ سب کے دل اس فیصلے پر اکٹھے ہو جانے چاہئیں۔ اس کے بعد اگر کوئی ادنیٰ سی بات بھی آپ کے دل کی اس فیصلے کی حدود سے باہر نکل کر کوئی پراپیگنڈہ کرتی ہے یا لوگوں میں بدظنی پیدا کرتی ہے یا اس فیصلے کی تائید میں جو آپ کا فیصلہ تھا' اس اجتماعی فیصلے کے خلاف باتیں کرتے ہیں جس پر (امام جماعت) کی طرف سے صاد ہو جاتا ہے تو پھر آپ اس جماعت کا حصہ نہیں رہتے۔ آپ کا تعلق ٹوٹ جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر آپ کو جماعت سے خارج کیا جائے یا نہ کیا جائے ایسی صورت میں آپ کا جماعت سے رستہ الگ ہو جاتا ہے۔

تو یاد رکھیں فیصلے تقویٰ سے کریں۔ مشورے جرأت سے خدا کی خاطر دیں۔ اپنی زبان پر ادب کے پہرے بٹھائیں۔ کوئی ایسی بات نہیں ہونی چاہئے جس میں تلخی پائی جائے' جس کے نتیجے میں کسی کی دل آزاری ہو اور نہ اپنی دل آزاری ہونے دیں۔ اگر کوئی آپ کے خلاف دل آزاری کی بات کرتا ہے تو برداشت کریں۔ خدا کی خاطر صبر کریں کیوں کہ اس میں پھر آپ کو اللہ کی طرف سے بہت بڑی جزاء ملے گی۔ اور پھر جو بھی فیصلہ ہو اس پر سر تسلیم خم کریں اور جب مجلس شوریٰ کا فیصلہ ہو تو اسے آخری فیصلہ نہ سمجھیں۔ یہ بھی ایک بہت اہم بات ہے جسے تمام مجالس شوریٰ کے ممبران کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے بلکہ ساری جماعت کو کہ یہ شوریٰ دنیا کی پارلیمنٹ نہیں ہوتی۔

مجلس شوریٰ سے مراد یہ ہے کہ (-) (امام جماعت) پر لازم ہے کہ تمام اہم امور میں جن کو مشورے کا اہل سمجھے ان سے فیصلہ کرنے سے پہلے مشورہ کر لیا کرے۔ یہ نظام تو جیسے گزشتہ مجلس شوریٰ پاکستان کے موقع پر میں پہلے سمجھا چکا ہوں۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جب مجلس شوریٰ فیصلے کرتی ہے تو یہ ان کی حیثیت ہوتی ہے (امام جماعت) کو وہ فیصلہ بطور مشورہ بھیجا جاتا ہے۔ ایک فیصلہ ہے مقامی طور پر' مقامی طور پر وہ فیصلہ ہو چکا اس فیصلے کے خلاف کسی کو کچھ کہنے کا وہاں حق نہیں ہے اور سر تسلیم خم کر دینا چاہئے۔ ایک امکان موجود ہے کہ مجلس شوریٰ کا کوئی ممبر یہ سمجھتا ہے کہ اختلاف کی وجہ اتنی اہم ہے کہ جماعت کے گہرے مفادات سے تعلق رکھتی ہے تو مجلس شوریٰ کے صدر سے درخواست کر کے اپنا یہ حق محفوظ کروا سکتا ہے کہ میں (امام جماعت) کی خدمت میں یہ اختلافی وجہ لکھوں گا اور اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ صدر مجلس کو سوائے اس کے کہ صدر کا فیصلہ یہ ہو کہ یہ انسان اس لائق نہیں ہے' کسی وجہ سے وہ اس کو اجازت نہ دے تو پھر اس کو یہ کام نہیں کرنا چاہئے مگر صدر کا فرض ہو گا کہ جس کو اجازت نہ دے اس کے متعلق (امام جماعت) کو مطلع کرے یہ واقعہ ہوا تھا اور میں نے اجازت نہیں دی تاکہ (امام جماعت) کا جو بالا حق ہے وہ محفوظ رہے۔ اگر وہ سمجھے کہ ہو سکتا ہے صدر کا فیصلہ غلط ہو تو خود کہہ کر اس سے اختلافی نوٹ منگوا سکتا ہے۔ تو بہت ہی کامل نظام ہے یہ۔ ایسا نظام نہیں ہے جو اتفاقاً پیدا ہوا ہے۔ (دینی) تعلیم کے مطابق ایک رخنوں سے پاک نظام ہے جو خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں جاری ہے تو جب وہ فیصلہ جو وہاں ہو چکا ہے اور اس پر کوئی اختلافی نوٹ نہیں لکھوایا گیا (امام جماعت) کی خدمت میں پہنچتا ہے تو فیصلے کے طور پر نہیں' مشورے کے طور پر' پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) پھر جب یہ فیصلہ کر ... (یعنی مشورہ آگیا اب فیصلہ تو نے کرنا ہے۔

اب یہ جو انتہائی اہم بات ہے یہ (-) نظام جماعت کے منصب پر فائز لوگوں تک بھی یہ سلسلہ جاری رہتا ہے۔ یہ وہ بنیادی بات ہے جو گزشتہ خطبے میں جو شوریٰ سے متعلق تھا میں کھول کر بیان کر چکا ہوں کہ (-) مشورے سننے کے بعد یا قبول کرتے تھے یا رد کرتے تھے اور اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اکثریت کا مشورہ اس بات کے حق میں ہے اور اقلیت کا اس بات کے حق میں ہے یہاں تک کہ ایک بھی اختلاف نہ ہو تب بھی (-) مشورے رد کئے ہیں (-)

(-) یہ مطلب نہیں کہ جب تو مشورہ قبول کر لے تو پھر توکل کر۔ فرمایا مشورہ کے بعد تو نے فیصلہ کرنا ہے پھر جو فیصلہ کرے اس پر اللہ کا توکل رکھنا کہ اللہ تمہارے ساتھ ہو گا۔ (-)

تمام پچھلی (اماموں) کے دور کا آپ مطالعہ کر کے دیکھ لیں بلا استثناء جب بھی (امام جماعت) نے مجموعی رائے یا اکثریت کی رائے کے خلاف فیصلہ دیا ہے اسی فیصلے میں برکت' اسی فیصلے کی اللہ نے حفاظت فرمائی جو فیصلہ اس نے توکل کرتے ہوئے اکثریت کے خلاف دیا۔ تو اس بات پر قائم رہیں۔

ایک افریقہ کا ملک ہے جہاں اس وقت جلسہ ہو رہا ہے وہاں مجلس شوریٰ بھی ہو گی وہاں امیر کا انتخاب بھی ہو گا تو جو نئے آنے والے ہیں اب ضرور ہے کہ ان کی ٹھوس تربیت اس بات پر ایسی کی جائے کہ ساری دنیا کی جماعتوں کا ایک مزاج ہو جائے۔ کالے اور گورے کا فرق ہی نہ رہے۔ افریقہ امریکہ کی کوئی تمیز باقی نہ رہے۔ مشرق اور مغرب ایک نور پر اکٹھے ہو جائیں۔ (-) نہ وہ شرق کا ہے نہ وہ غرب کا ہے۔ وہ سب کا سانجھا نور ہے۔

اس ضمن میں وہاں انتخاب کے متعلق کچھ اور ہدایتیں بھی دینے والی ہیں۔ چندے کا نظام ابھی سب جگہ اس طرح مستحکم نہیں ہوا کہ سو فیصدی شرح کے مطابق دینے والے سب پیدا ہو جائیں۔ لیکن چونکہ میں بہت زور دے رہا ہوں کہ نئے آنے والوں سے خواہ ایک دمڑی بھی وصول کرو ان کو نظام میں داخل ضرور کرو اس لئے وہ شامل ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ انتخاب کے لئے یہ شرط ہوتی ہے کہ باشرح چندہ دینے والا ہو جس کا کوئی بقایا نہ ہو۔ اس صورت میں دو قسم کے مسائل ہمارے سامنے آرہے ہیں۔ ایک تو یہ کہ بعض لوگ شرح کے ساتھ چندہ نہیں بھی دیتے یا دیتے ہی نہیں اور آخر پر دے دیتے ہیں اکٹھا۔ جو آخر پر اکٹھا دیتے ہیں ان کا نام میرے نزدیک انتخاب کے لئے شمار نہیں ہونا چاہئے سوائے اس کے کہ جماعت کی طرف سے یہ تحریک ہو کہ ہم آپ کو سپیشل اجازت دیتے ہیں اب جس نے دینا ہے دے لے۔ بعض حالات میں وہ ضروری ہوتا ہے۔ مگر بالعموم جو یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ادھر انتخاب ہونے والا ہے ادھر سیکرٹری مال کا دفتر کھل گیا ہے اور وہ حساب پرانے کر کے آپ کا پانچ سال کا اتنا بقایا' وہ کہتا ہے نہیں اتنا تھا' وہ حساب پورے کر رہا ہوتا ہے اور اگر چھ مہینے پہلے پر ٹھہر جائے بات تو وہاں تک ادا ہو گیا۔ اگلا پھر ضروری نہیں کہ ادا ہو۔ یہ تقویٰ کے منافی باتیں ہیں۔ ایسے پیسے میں جماعت کو کوڑی کی بھی دلچسپی نہیں ہے۔ اس لئے اب تک جو ہو چکا' ہو چکا' آئندہ ہرگز آپ نے یہ حرکت نہیں کرنی۔

جو تقویٰ کے ساتھ عام چندہ دینے والے ہیں کبھی رہ جاتا ہے ان کا بقایا ادا ہونا اور بات ہے۔ مگر انتخاب کی ممبرشپ کے لئے ظاہر و باہر ایسی حرکتیں ہو رہی ہوں اس سے آنکھیں بند نہیں کی جا سکتیں۔ اگر کوئی جماعت ایسے موقع پر چندے لے کر ان کو ممبر بنائے گی اور میرے علم میں آئے گا تو ان لوگوں کے خلاف کارروائی کی جائے گی جنہوں نے ایسی حرکت کی ہو۔ جہاں تک چندہ شرح سے کم دینے والوں کا تعلق ہے ان کے ساتھ دو قسم کے سلوک ہوتے ہیں' بلکہ تین قسم کے کہنا چاہئے۔

وہ لوگ جنہوں نے میری اس عام رخصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مجھے لکھ کر مجھ سے اجازت حاصل کر لی ہو کہ ہمیں پورا چندہ دینے کی توفیق نہیں ہے' ہم اتنا دے سکتے ہیں ان کو ووٹ دینے کا حق ہو گا۔ وہ منتخب ہو سکتے ہیں ووٹ دینے والی کمیٹی میں' خود ووٹ دے سکتے ہیں' امیر کو ووٹ دے سکتے ہیں مگر خود منتخب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو ادنیٰ معیار چندے کا ہے اس سے گرے ہوئے ہیں' ان کو میں نے یہ رعایت دی ہے۔ رعایت کے نتیجے میں زیادہ سے زیادہ یہ تو کر سکتے ہیں کہ ووٹ دیں لیکن عہدے دار منتخب نہیں ہو سکتے۔ دعا کریں کہ اللہ ان کے حالات درست کرے جب حالات درست ہو جائیں گے پھر خدا نے چاہا تو ان کو اس خدمت کی بھی توفیق عطا فرما دے گا۔

دوسرے یہ کہ وہ لوگ جو اس کے باوجود اجازت نہیں لیتے۔ ان کے لئے تو کوئی سوال ہی نہیں ان کا تو ووٹ بھی نہیں بن سکتا خواہ چندہ دیتے بھی ہوں اگر انہوں نے اسے باقاعدہ اجازت کے تابع نہیں کیا تو وہ چندہ نہ دینے والوں میں شمار ہوں گے اگر وہ بے قاعدہ ہیں اور کم دینے والے ہیں۔

جو لوگ اجازت نہیں لیتے اور چندہ پورا دیتے ہیں اور تقویٰ کے ساتھ ان کا چندہ ہمیشہ جاری رہتا ہے ایک آدھ مہینے کی یا چند مہینے کی کمزوریاں جن کو قانون اجازت دیتا ہے' ان کو برداشت کرتا ہے' ان کو چھوڑ کر ان کا معاملہ صاف ہے ان میں سے آدمی منتخب ہو سکتے ہیں اور دعا کر کے انہی میں سے منتخب کریں۔

بعض دفعہ لوگ لکھ دیتے ہیں کہ جی ہم تو پہلے دیا کرتے تھے۔ پچھلے دو سال سے یا تین سال سے یہ مشکل آگئی' ان کو میرا جواب یہ ہے کہ مشکل آئی ہے تو یہ بھی اس مشکل کا نتیجہ ہے کہ آپ اب اس خدمت سے محروم ہو گئے ہیں۔ بیماری ہو تو ہم یہ تو نہیں کہتے کہ آپ جان بوجھ کر بیمار ہوئے تھے مگر آپ بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ دیکھیں میں مجبوراً بیمار ہوا تھا اس لئے مجھے سردرد نہیں ہونی چاہئے' میں مجبوراً بیمار ہوا تھا اس لئے میرا پیٹ نہیں خراب ہونا چاہئے' میری طاقت میں کمی نہیں آنی چاہئے۔ آپ کی مجبوری اپنی جگہ لیکن بیماری کے اثرات کی مجبوری اپنی جگہ۔ تو چندہ نہ دینے کے اثرات اپنی جگہ ہوں گے' وہ چلیں گے اسی طرح۔ اس لئے جماعت کی لگام آپ کے سپرد نہیں کی جا سکتی' نظام جماعت کی باگ ڈور آپ کے سپرد نہیں کی جا سکتی۔

پس یہ دیکھیں کہ ان شرائط کے ساتھ اللہ کو حاضر ناظر جان کے اپنے میں سے وہ آدمی منتخب کرنے کی

کوشش کریں جو آپ کے نزدیک خدا کا خوف رکھنے والا ہے اور روزمرہ کی زندگی میں اس سے رابطہ رہتا ہے اور آپ کو میں نے جیسا کہ نشان بتائے ہیں ان نشانات کو دیکھ کر کسی کے تقویٰ کا فیصلہ جس حد تک دیانت داری سے آپ کر سکتے ہیں اگر آپ کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تائید میں کھڑا ہوگا اور آپ کے فیصلے کی خامیوں کے ضرر سے جماعت کو محفوظ رکھے گا۔

آئیوری کوسٹ کی بھی ایک خاص حیثیت ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ میں نے جلسے پر آپ کو یہ رؤیا سنائی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے رؤیا میں دکھایا ہے کہ فرینکوفون ممالک میں تیزی سے جماعت اب پھیلے گی اور وہ جو سابقہ غفلت تھی اس کا ازالہ ہوگا۔ اب آئیوری کوسٹ وہ جماعت ہے جہاں فرینکوفون ممالک میں سب سے زیادہ تیزی سے احمدیت پھیلنی شروع ہوئی ہے اور حیرت ہوتی ہے کہ اچانک ہو گیا ہے۔ یعنی مربی وہی ہے، کوششیں وہی، لیکن جو دس سال کی محنت سے پھل نہیں ملتا تھا وہ چند ہفتوں کی محنت سے ملنا شروع ہو گیا ہے تو اس لئے آئیوری کوسٹ کے لئے دعا کریں۔ (-) اس دعا میں نئے شامل ہونے والوں کو بھی یاد رکھیں، اپنے آپ کو بھی یاد رکھیں، ان جماعتوں کو یاد رکھیں جن پر نئی ذمہ داریاں عائد ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدا کی خاطر سنبھالے ہوئے سب کاموں کو، اللہ ہی کی طاقت سے بہترین رنگ میں سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا غلام باری سیف

حضرت ابو طلحہؓ اسلام کے اولین مبلغ اور اُحد کے تیر انداز

حضرت ابو طلحہؓ کا نام زیدؓ اور ان کے والد کا نام سہیل تھا۔ یہ مدینہ کے مشہور قبیلہ خزرج سے تعلق رکھتے تھے اس لئے انصاری کہلاتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کے مشہور صحابی اور خادم حضرت انسؓ ان کے ربیب تھے۔ ان کی زوجہ حضرت انسؓ کی والدہ ام سلیمؓ بنت ملحان تھیں۔ یہ بھی اپنی کنیت سے ہی مشہور ہیں۔ نام میں کافی اختلاف ہے۔ بعض روایات میں رملہ آیا ہے، بعض میں ملیکہ۔

ام سلیمؓ کی شادی پہلے مالک بن نضیر سے ہوئی تھی۔ یہی انسؓ کے والد تھے۔ یہ مشرک ہونے کی حالت میں ہی فوت ہوئے تھے۔ حضرت ام سلیمؓ نے اسلام قبول کر لیا۔ جب یہ بیوہ ہو گئیں تو ابو طلحہؓ نے انہیں نکاح کا پیغام بھجوایا ام سلیمؓ نے کہا ابو طلحہ مجھے انکار نہ ہوتا۔ لیکن میں مسلمان ہوں اور آپ کافر اس لئے جائز نہیں۔ چنانچہ حضرت ام سلیمؓ نے انہیں اسلام کی دعوت دے دی۔ اور انہوں نے جب اسلام قبول کر لیا تو ام سلیمؓ کا ان سے نکاح ہو گیا۔ اور حضرت ابو طلحہؓ کا اسلام ہی مہر مقرر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے کشف میں ام سلیمؓ کو جنت میں دیکھا جو ان کی رفعت شان پر دلالت کرتا ہے۔

(مسند احمد بن حنبل- جلد 3، ص 125)

بعض نے حضرت ابو طلحہؓ کا نام سہیل بیان کیا ہے لیکن یہ درست نہیں۔ آپ کا نام زید تھا۔ سہیل آپ کے والد کا نام ہے۔ چنانچہ آپؓ اپنے ایک رجزیہ شعر میں فرماتے ہیں

انا ابو طلحہ و اسمی زید
وکل یوم فی سلاحی صید

میں ابو طلحہ ہوں اور میرا نام زید ہے۔ اور ہر روز میرے ہتھیاروں کے حصہ میں شکار آتا ہے۔ (اصابہ)

حضرت انسؓ کو ان کی والدہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بطور خادم پیش کیا تھا۔ چنانچہ آپ دس سال نبی کریم ﷺ کی خدمت میں رہے۔ آنحضرت ﷺ انہیں پیار سے انیس کہتے تھے۔ اور کبھی کبھی انہیں مزاح کے طور پر "یاذالاذنین" "اے دو کانوں والے" بھی کہتے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ان کے مال اور اولاد میں برکت کی دعا کی تھی۔ چنانچہ حضرت انسؓ کی زندگی میں ان کی نسل کی تعداد سو سے متجاوز ہو گئی حضرت انسؓ چھوٹی عمر میں ہی آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آ گئے تھے۔ آپ کہتے ہیں میں دس سال آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہا۔ لیکن آپؐ نے مجھے کبھی اف تک نہیں کہا۔ حضرت انسؓ بہت ذہین تھے۔ آپ سے بہت کثرت سے روایات مروی ہیں۔ آنحضرت صلعم کے شمائل کے بارے میں حضرت انسؓ کا بیان بہت ہی لطیف ہے۔

یوں تو ہر صحابی یہ کہہ سکتا ہے کہ حضور ﷺ ان سے بہت پیار کرتے تھے لیکن احادیث سے ثابت ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ کے گھر کو آنحضرت ﷺ اپنا ہی گھر خیال فرماتے تھے۔

روایت میں آیا ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ حضرت ابو طلحہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ دیکھا کہ پانی کا مشکیزہ لٹکا ہوا ہے۔ آپ اٹھے اور مشکیزہ کے منہ سے منہ لگا کر پانی پیا۔ حضرت ام سلیمؓ نے دیکھا تو اٹھ کر مشکیزہ کا منہ کاٹ کر بطور تبرک رکھ لیا۔ حضرت ابو طلحہؓ کے ایک چھوٹے بیٹے ابو عمیر تھے۔ انہوں نے ایک پرندہ پال رکھا تھا۔ وہ اچانک مر گیا۔ آنحضرت ﷺ اس سے مزاحاً فرماتے "یا ابا عمیر ما فعل النغیر" اے ابو عمیر پرندے نے کیا کیا۔ اسی موقعہ پر ان کے گھر میں آنحضرت ﷺ کا انہیں نماز پڑھانے کا بھی ذکر ہے۔

نقیب اسلام حضرت ابو طلحہؓ ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ نیز یہ ان ستر خوش نصیبوں میں شامل ہیں۔ جو عقبہ ثانیہ کے موقعہ پر مکہ میں اکٹھے ہوئے تھے۔ یہ فدائیان اسلام کا پہلا اجتماع تھا جس میں ان لوگوں نے عہد کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ خدا کی امانت ہیں۔ ہم ان کی حفاظت کا عہد کرتے ہیں۔ اور اس غرض کے لئے ہم مال و جان کی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ چنانچہ اس امر پر تمام نے بیعت کی۔ اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ان ستر میں بارہ نقیب مقرر فرمائے۔ اور فرمایا:-

کہ حضرت موسیٰؑ نے بنی اسرائیل سے بارہ نقیب منتخب فرمائے تھے۔ پس میرے انتخاب پر بھی کوئی افسوس نہ کرے کہ اسے کیوں منتخب کیا۔ کیونکہ یہ انتخاب خدا کی وحی سے ہو رہا ہے۔

اور بارہ نقیبوں کے اس خدائی انتخاب میں حضرت ابو طلحہؓ بھی شامل تھے۔ جب آنحضرتؐ انتخاب فرما چکے تو آپؐ نے فرمایا:- (-)

"تم دوسروں پر اسی طرح نگران ہو جس طرح حضرت عیسیٰ ابن مریم کے حواری دوسروں پر نگران تھے۔ اور میں تم سب پر نگران ہوں۔"

اس انتخاب نے حضرت ابو طلحہؓ کو آنحضرت صلعم کے حواریوں کی صف میں کھڑا کر دیا۔ اس انتخاب سے ان کے اخلاص اور ان کی ذمہ دارانہ حیثیت کا بھی پتہ چلتا ہے۔

یہ اسلام کے حاملین اولین تھے۔ یہ پہلے مبلغ تھے۔ یہ شہداء اللہ اور شہداء الرسول تھے۔ جو عقبہ ثانیہ کی بیعت کے بعد مدینہ کو لوٹے۔ پس اس تاریخی سعادت پر وہ جتنا بھی فخر کریں وہ بجا طور پر اس کے مستحق ہیں۔

بیت العقبہ کے بعد تمام غزوات میں حضرت ابو طلحہؓ شامل ہوئے حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ چونکہ وہ آنحضرت صلعم کی زندگی میں بوجہ غزوات کے روزے نہ رکھ سکے۔ اس لئے بعد میں اس کثرت سے روزے رکھے کہ بقیہ عمر کا اکثر حصہ آپ روزے سے رہے۔ بخاری میں یہ روایت ان الفاظ میں آتی ہے۔

ترجمہ:- حضرت انسؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہؓ نبی ﷺ کے زمانہ مبارک میں غزوات کی وجہ سے روزہ نہ رکھتے تھے۔ لیکن جب آنحضرت ﷺ فوت ہو گئے تو میں نے سوائے عیدین کے ایام کے آپ کو افطار کرتے نہیں دیکھا۔"

نمایاں اوصاف

حضرت ابو طلحہؓ کا شمار جلیل القدر صحابہ میں کیا جاتا ہے۔ اصابہ میں لکھا ہے "کان من فضلاء الصحابۃ" آپ کے اوصاف میں مذکور ہے کہ آپ اعلیٰ درجہ کے تیر انداز تھے۔ آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا تھا کہ لشکر میں ابو طلحہؓ کی آواز ہی ایک جماعت سے زیادہ موثر ہے۔ احد کے دن انہوں نے جو بہادری اور استقلال دکھایا۔ اس نے انہیں اسلام میں لازوال مقام عطا کیا۔ جب یہ (-) کہ تم اس وقت تک تقویٰ حاصل نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنی محبوب ترین چیز خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ حضرت ابو طلحہؓ کا ایک کنواں روحاء نامی تھا۔ جس کے ساتھ باغ تھا۔ اسے خدا کی راہ میں صدقہ کر دیا۔ تفسیر کبیر میں امام رازیؒ اس واقعہ کو یوں بیان فرماتے ہیں:-

کہ جب (-)... والی آیت نازل ہوئی تو حضرت ابو طلحہؓ نے عرض کی یا رسول اللہ میرا مدینہ میں باغ ہے۔ اور وہ میرا محبوب ترین سرمایہ ہے۔ کیا میں اسے خدا کی راہ میں صدقہ کر سکتا ہوں؟

آنحضرت ﷺ نے یہ سنا تو کلمہ تحسین فرمایا اور فرمایا یہ بہت نفع مند ہے۔ میری تو یہ رائے ہے کہ اسے اپنے اقرباء میں تقسیم کر دو۔ حضرت ابو طلحہؓ نے عرض کیا۔ بہت اچھا میں ایسا ہی کروں گا۔ اور اپنے اقرباء میں اسے تقسیم کر دیا۔ ایک روایت میں یہ ہے کہ آپ نے حضرت حسان اور ابی بن کعب کو دے دیا۔

غرض ایک طرف اگر آپ ایسے عابد تھے کہ بڑی کثرت سے روزے رکھے تو دوسری طرف ایثار، قربانی اور خدا کی رضا کے حصول کا یہ شوق تھا۔ کہ اپنی محبوب ترین جائیداد خدا کی راہ میں وقف کر دی اور جب میدان جنگ میں اترے تو پائے ثبات میں کوئی ابتلاء لغزش پیدا نہ کر سکا۔ جس کی تفصیل میں احد کے حالات میں درج کروں گا۔ آپ کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جاہلیت میں بھی آپ اچھے اوصاف کے مالک تھے۔ چنانچہ جب آپ نے ام سلیمؓ کو نکاح کا پیغام دیا تو انہوں نے جہاں ان کے شرک کی وجہ سے پیغام قبول کرنے سے معذرت کی وہاں یہ بھی کہا:-

ما مثلک یرد ولکنک امرء کافر (اصابہ فی معرفۃ الصحابہ)

کہ آپ جیسے آدمی کا پیغام رد نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن آپ کا کفر اس راہ میں حائل ہے۔

ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند میں لکھا ہے:-

فی روایۃ ابن سعد ھو خیر من الف رجل۔

کہ ابن سعد کی روایت میں ہے کہ ابو طلحہؓ ہزار آدمی سے بھی بہتر تھے۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ ایسے آدمی ہزاروں میں سے ایک ہوتے ہیں۔

خدا رحیم، کریم اور حلیم ہے، وہ دعا کرنے والے کو ضائع نہیں کرتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ بوسنین فوجیوں کو ہتھیار دے گا

امریکہ کے صدر بل کلنٹن ایک منصوبے پر عمل کر رہے ہیں جس کے تحت امریکہ بوسنیا کی مسلمان حکومت کے فوجیوں کو تربیت دے گا۔ یہ کام فروری میں شروع کر دیا جائے گا تاکہ نیٹو اور اقوام متحدہ کی افواج کی واپسی کے بعد بوسنیا اپنا دفاع خود کرنے کے قابل ہو سکے۔

بوسنین فوجوں کو تربیت دینے کا یہ کام پرائیویٹ ٹھیکیداروں کے ذریعے روبہ عمل لایا جائے گا اور اس مقصد کے لئے ریٹائرڈ امریکی فوجیوں کی خدمات حاصل کی جائیں گی۔

یہ سابق فوجی بوسنین فوجیوں کو اہم جنگی داؤ پیچ سکھائیں گے۔ اور جدید طریق جنگ سے روشناس کرائیں گے۔

اس کے ساتھ ہی امریکہ نے بوسنیا کے لئے فنڈز حاصل کرنے کی کوشش بھی شروع کر دی ہے اور اس مقصد کے لئے مسلمان ممالک سے رابطہ قائم کیا جا رہا ہے۔ مثال کے طور پر سعودی عرب سے کہا گیا ہے کہ وہ بوسنیا کے لئے فنڈز اور آرٹلری کے ہتھیار بھی فراہم کرے۔

امریکی افسران نے کہا ہے کہ امریکی فوج کا کوئی سپاہی بوسنین فوجیوں کو تربیت دینے میں شامل نہیں ہو گا۔ فی الحقیقت یہ پرائیویٹ ٹھیکیدار بھی عملاً فوجی تربیت کا کام نہیں کریں گے بلکہ وہ سینئر آفیسرز اور دیگر جوانوں کو یہ سہولت مہیا کریں گے یہ تربیت کس طرح دی جا سکتی ہے۔

یہ منصوبہ اس طرح سے بنایا گیا ہے کہ امریکی کانگرس کے ارکان کو مطمئن کیا جا سکے۔ جن کا مطالبہ ہے کہ امریکہ بوسنیا کو اسلحہ اور تربیت مہیا کرے۔ اس کا مقصد بوسنیا کے مسلمانوں اور سربوں کے درمیان طاقت کا ایسا توازن قائم کرنا ہے جس کے نتیجے میں نیٹو کی فوجوں کی واپسی کے بعد جنگ کے امکانات کو ختم کیا جا سکے۔

امریکی افسران نے بتایا کہ بوسنین مسلمانوں اور بوسنین کروٹس نے اس امر پر اتفاق کیا ہے کہ وہ اپنی فوجوں کو ایک کمانڈ کی ماتحتی میں لے آئیں گے۔ اور ان کا ایک ہی وزیر دفاع اور ایک ہی فوجی چیف آف سٹاف بھی ہو گا۔ امریکی کوششوں کا مقصد بوسنین فوجوں اور سرب فوجیوں کی طاقت کے درمیان موجود بڑے فرق کو دور کرنا ہے۔ مسلم فوجیوں کی تعداد تو خاصی ہے لیکن وہ ٹریننگ اور بھاری ہتھیاروں سے محروم ہیں۔

بوسنیا میں چار سال تک جاری رہنے والی جنگ میں بوسنین مسلمانوں کا جو بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے اس کی وجہ یہی بتائی جاتی ہے کہ بوسنین مسلمانوں کی فوجی طاقت مہارت اور ہتھیار سربوں سے بہت کم تھی لہٰذا وہ برابر کی طاقت ثابت نہ ہو سکے جبکہ سربوں کی طاقت اور اسلحہ بوسنین سے بہت زیادہ تھا۔

امریکی محکمہ دفاع نے جو تفصیلی تجزیہ کیا ہے اس کا نتیجہ یہ نکالا ہے کہ بوسنین فوجی قیادت ماہر اور تجربہ کار ہے لیکن فوجی جوانوں میں تربیت کی سنگین کمی ہے اور ان کو فوجی آپریشنز کے بارے میں کچھ زیادہ علم نہیں ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ بوسنین آرمی کو بڑی مقدار میں بھاری اسلحہ اور دوسرا فوجی ساز و سامان درکار ہے۔ ان کے پاس آرٹلری ٹینکوں اور آرمرڈ پرسانل کیریئر کی کمی ہے۔ ان کا ائر ڈیفنس بھی کمزور ہے اور بنیادی انفنٹری کے سامان کی کمی۔ حتیٰ کہ ان کے پاس چھوٹے ہتھیار اور ٹینٹ اور سلیپنگ بیگ تک موجود نہیں ہیں۔

امریکی افسران ابھی تک یہ اندازہ لگانے میں مصروف ہیں کہ بوسنیا کی افواج کو کیا کچھ چاہئے اور اس پر کیا خرچ آئے گا' سردست موٹے اندازے کے مطابق 50 ملین امریکی ڈالر کی رقم ان کو تربیت دینے کے لئے اور مزید سینکڑوں ملین ڈالرز ان کو اسلحہ خریدنے کے لئے درکار ہیں۔

اس کام کے لئے پرائیویٹ ٹھیکیداروں کی خدمات حاصل کرنا اس لئے ضروری سمجھا گیا ہے اور امریکن فوج کے حاضر سروس افسران کی خدمات اس لئے نہیں حاصل کی جا رہیں تاکہ یہ واضح کیا جا سکے کہ امریکہ کی فوج مسلمانوں کی حمایت نہیں کر رہی اور سربوں کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو رہی۔

امریکی فوجی افسران کا خیال ہے کہ نیٹو یا امریکہ کی فوجوں کو اس کام لئے استعمال کرنے سے اس لئے روکا گیا ہے تاکہ نیٹو کی امن قائم کرنے والی افواج کی غیر جانبدارانہ حیثیت برقرار رکھی جائے۔ اور تاکہ امن قائم کرنے والی فوج کی کارکردگی کو کوئی نقصان نہ ہونے پائے۔

اس کے دوسری طرف یورپ کے بعض افسران نے بوسنین افواج کو اسلحہ اور فوجی سامان دینے پر تشویش کا اظہار کیا ہے حتیٰ کہ بعض امریکنوں نے بھی جن میں نیٹو کی امن قائم کرنے والی فوج کے سربراہ بھی شامل ہیں بوسنین کو فوجی تربیت دینے پر اپنی ناپسندیدگی کو چھپایا نہیں ہے۔ حالانکہ عالمی سطح کے تجزیہ نگار اس بات پر متفق ہیں کہ جب تک بوسنیا کو فوجی لحاظ سے طاقتور نہیں بنا دیا جاتا اس وقت تک بوسنیا ہرزیگووینا میں پائیدار امن قائم نہیں رہ سکتا۔

○○○

اس سال امن قائم ہو سکے گا۔ شام

شام نے کہا ہے کہ اس سال امن قائم ہو سکتا ہے بشرطیکہ یہودی حکومت گولان کی پہاڑیاں خالی کر کے ان کو شام کے حوالے کر دے۔ ان کا کہنا ہے کہ امن کی مساوات بہت سادہ اور آسان ہے۔ زمین دے کر امن حاصل کر لیا جائے۔ اور اس علاقے کی خود مختاری کو اب یا مستقبل میں بھی کسی خطرے سے دوچار نہ کیا جائے۔ یہ بات حکمران بعث پارٹی کے اخبار البعث نے بتائی ہے۔

اسرائیل کے ساتھ اس وقت شام کے جو مذاکرات جاری ہیں ان میں شام کا یہی مطالبہ زیر بحث ہے کہ اسرائیل گولان کی ان پہاڑیوں کو شام کو واپس کر دے جن پر اس نے 1967ء کی جنگ میں آج سے 29 سال قبل' قبضہ کیا تھا۔

تاہم اسرائیل یہ چاہتا ہے کہ اس عمل سے پہلے شام کے ساتھ تجارتی اور اقتصادی تعلقات بحال کر لئے جائیں تاکہ امن کا ماحول پیدا ہو جائے۔ شام یہ باتیں گولان کی پہاڑیاں واپس ملنے کے بعد کرنا چاہتا ہے۔

البعث نے لکھا ہے کہ ابھی تک اسرائیل نے اس بات پر آمادگی ظاہر نہیں کی کہ وہ زمین کے بدلے میں امن حاصل کرنا چاہتا ہے۔ حالانکہ اسرائیل کے لیڈر امن قائم کرنے کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اور وہ امن حاصل کرنے میں سنجیدہ بھی دکھائی دیتے ہیں۔

دونوں فریق 24۔ جنوری 96ء سے واشنگٹن میں امن مذاکرات کا نیا دور شروع کر رہے ہیں۔ اخبار کا کہنا ہے کہ یہ بہترین موقع ہے کہ امن کی راہ میں حائل تعطل کو دور کر دیا جائے۔

اس بیان سے شام کے بارے میں امید کی نئی کرن پیدا ہوئی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے شام نے اسرائیل کے خلاف یہ الزام لگایا تھا کہ وہ بدنیتی سے مذاکرات کر رہے ہیں اور ان کا مقصد امن کا حصول نہیں ہے۔

انگریزی اخبار سیرین ٹائمز نے بھی گزشتہ روز اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز پر زور دیا ہے کہ وہ دیر سے متوقع وہ الفاظ ادا کر دیں۔ یعنی گولان واپس کرنے کا اعلان کر دیں۔ اخبار نے لکھا ہے کہ اگر اسرائیل امن چاہتا ہے تو اسے گولان کی پہاڑیاں واپس کرنا ہوں گی۔

سرکاری روزنامے تشرین نے بھی کہا ہے کہ اب یہ اسرائیل پر منحصر ہے کہ وہ قدم آگے بڑھائے۔ اب امن کا انحصار اسرائیل کے تعاون پر ہے۔ اسرائیل کو اصل بنیادی سوال کو حل کر دینا چاہئے تاکہ علاقے میں مستقل اور پائیدار امن قائم کرنے کی ضمانت حاصل ہو سکے۔

اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر پیریز نے گزشتہ دنوں کہا تھا کہ دونوں اطراف امن بات چیت میں پیش رفت کر رہی ہیں۔ اور دونوں امن کی تلاش میں کسی معاہدے پر پہنچنا چاہتی ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ شام اب اس بات پر راضی ہو گیا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ اقتصادی معاملات پر بھی گفتگو کرے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل شام کا سخت اور بے لچک رویہ یہی تھا کہ گولان کی واپسی کی بات کئے بغیر کسی طرح کے اقتصادی تعلقات بحال نہیں ہو سکتے۔

○○○

سری لنکا۔ نیا قانون

سری لنکا کی حکومت نے آئین کے نئے مسودے کا اعلان کیا ہے جس کا مقصد سری لنکا کی طویل اور خونریز خانہ جنگی کو ختم کرنا ہے۔ اس کے تحت اقلیتی تامل باشندوں کو بھی اقتدار میں حصہ دیا جائے گا۔ وزیر قانون نے بتایا کہ یہ مسودہ قانون پارلیمنٹ کی سلیکٹ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے گا کہ آئین میں اصلاحات کی جا سکیں۔

حکومت نے تجویز کیا ہے کہ سری لنکا کو ایک وفاقی حکومت میں تبدیل کر دیا جائے جس کے تحت ریجنل کونسلوں کو وسیع اختیارات دے دیئے جائیں گے۔ ان کو لاء اینڈ آرڈر قائم کرنے کے اختیارات کے علاوہ ٹیکس لگانے اور بیرونی امداد حاصل کرنے کے اختیارات بھی حاصل ہوں گے۔

صدر کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ کسی بغاوت' یا علیحدگی کے امکان یا ریجنل کونسل کی سرحدوں میں تبدیلی کے خطرات کے پیش نظر کونسل کو توڑ دیں۔ 29۔ صفحات کے اس مسودے میں ریجنل کونسلوں کی تعداد یا ان کے علاقوں کی حد بندی کا اعلان نہیں کیا گیا۔

اس قانون کا اعلان صدر مادام چندریکا کمارا تنگا نے اگست میں پہلی بار کیا تھا۔ تاہم اب بھی اس میں متنازعہ معاملات شامل نہیں کئے گئے۔

اس مسودے میں بدھ ازم کو ترقی دینے اور اس کی حفاظت کا خصوصی ذکر کیا گیا ہے۔ اس کا مقصد اس تنازعہ میں بدھوں کی حمایت حاصل کرنا معلوم ہوتا ہے۔

○○○

اخبارات سے

دی نیوز انٹرنیشنل کے 11۔ جنوری 1996ء کے شمارے میں ایس۔ کیو فاطمی خطوط کے کالم میں کہتے ہیں۔

مسٹر راٹھور نے اپنے خط 95-12-23 جس کا موضوع 295۔ سی کو ختم کرنے کے متعلق ہے اور جو نیوز پوسٹ کے 23۔ دسمبر کے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ میں شخصیات اور اصولوں میں افراد اور اداروں میں اور حیرانگی کی بات ہے کہ کفر اور بلاسفیمی (توہین رسالت) میں فرق نہیں کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر مودودی نے اپنا کیس موثر طریق پر پیش کیا ہے۔ یعنی 295۔ سی۔ پاکستان پینل کوڈ کے خاتمے کے متعلق۔ اور اسی لئے میں نے فیڈرل شریعت کورٹ سے استدعا کی تھی کہ وہ از خود اس بات کا نوٹس لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ بات باعث تسکین ہے کہ تاریخ دان اور ماہر تعلیم ڈاکٹر رئیس احمد خان نے میرے خیال کی تائید کی۔ اور سینیٹر رضا ربانی جن کا تعلق وزارت قانون سے ہے اور محترمہ عاصمہ جہانگیر جن کا تعلق حقوق انسانی کی تنظیم سے ہے نے بھی اس معاملے کی طرف توجہ دلائی ہے (ان کا خط 21۔ دسمبر کے شمارے میں شائع ہوا تھا) مسٹر راٹھور نے اس بات سے اختلاف نہیں کیا کہ یہ شق قرآن اور سنت کے خلاف ہے۔ یہ ایک بہت اچھی بات ہے اور میں ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں واضح طور پر مرتد کا معاملہ زیر بحث نہیں ہے۔ یعنی اس شق میں جس پر ہم بات کر رہے ہیں زیر بحث نہیں ہے۔ اگر قرآن کریم اور سنت کے کوئی مستند حوالے اس متنازعہ فیہ شق کی حمایت کرتے ہیں جیساکہ محمد یحییٰ ملک کی بات سے ظاہر ہوتا ہے (24۔ دسمبر کے نیوز میں) تو چاہئے کہ یہ حوالے شریعت کورٹ کے سامنے پیش کئے جائیں کیونکہ وہی ایک مناسب پلیٹ فارم ہے جہاں اس بات پر بحث ہونی چاہئے۔ آیئے ہم عدالتی اداروں کا احترام کریں اور انہیں مضبوط سے مضبوط تر بنائیں۔

(یہ خط اسلام آباد سے لکھا گیا)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر30378 میں نظیر صادقہ بیوہ شیخ محمد احمد قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر37 صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-10-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) حق مہر ایک ہزار روپے (2) طلائی زیورات وزنی ساڑھے چوبیس گرام مالیتی دس ہزار چورانوے روپے (3) نقرئی کیری والا ہار وزنی تین تولہ مالیتی دو سو بیس روپے (4) سلائی مشین مالیتی گیارہ سو روپے (5) تاج کمپنی کے فکسڈ ڈیپازٹس مالیتی چار ہزار روپے کل جائیداد مالیتی سولہ ہزار چار سو چودہ روپے اس وقت مجھے مبلغ 300+200 روپے ماہوار بصورت وظیفہ و جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نظیر صادقہ کوارٹر نمبر37 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر1 احمد طاہر پسر موصیہ گواہ شد نمبر2 سید محمد عثمان شاہ کوارٹر نمبر65 صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر30379 میں حمید احمد عابد ولد نور احمد صاحب قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/8 دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (1) نقد نیشنل بینک میں ایک لاکھ روپے اور پلاٹ واقع محلہ دارالفتوح ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے کل جائیداد دو لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ آٹھ صد روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حمید احمد عابد 3/8 دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد صدیقی کوارٹر نمبر125 صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر2 محمد اکرم خالد پسر موصی۔

مسل نمبر30381 میں ملک صلاح الدین حنیف ولد ملک محمد فضل کریم صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر59 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ موسیٰ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 95-7-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ نقد رقم اڑھائی لاکھ روپے جو سرمایہ میں لگی ہوئی ہے اور 44 مرلہ پر مکان و مرغی خانہ واقع عقب نارمل سکول لالہ موسیٰ مالیتی پانچ لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3500 روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک صلاح الدین حنیف پولٹری فارم عقب نارمل سکول لالہ موسیٰ ضلع گجرات گواہ شد نمبر1 چوہدری ضیاء الدین 7/54 کریم پورہ لالہ موسیٰ گواہ شد نمبر2 مرزا سلیم اقبال محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ۔

ضروری اعلان

○ کم سرمایہ رکھنے والے احباب کی سہولت کے لئے محلہ دارالرحمت غربی ربوہ میں صدر انجمن احمدیہ کی دکانات نہایت مناسب کرایہ پر اور بہت آسان شرائط پر موجود ہیں۔ خود کاروبار کرنے والے احباب کے لئے بہت اچھا موقعہ ہے۔ کاروبار کرنے کے خواہشمند احباب صدر صاحب محلہ کے ذریعہ 31۔ جنوری 1996ء تک اپنی درخواست دفتر ناظم جائیداد میں بھجوائیں۔
(ناظم جائیداد)

سالِ نو مُبارک ہو
ہومیوپیتھک معالجین کیلئے

جرمنی کی سیل بند ادویات سے تیار کردہ ہومیو پیتھک پوٹنسی رنگدار شیشے (گلاس) و پلاسٹک کے ڈراپر و ڈبی میں قطروں اور گولیوں کی صورت میں درج ذیل سائز و رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔

پوٹنسی	۸–۱۰ ML پلاسٹک	۸–۱۰ ML گلاس	۱۵–۲۰ ML پلاسٹک	۱۵–۲۰ ML گلاس	۱۲۰ ML پلاسٹک	۱۰۰ ML گلاس
۳۰—۲۰۰	۶/=	۸/=	۱۰/=	۱۲/=	۴۵/=	۴۵/=
1M (۱۰۰۰)	۹/=	۱۱/=	۱۳/=	۱۵/=	۶۰/=	۶۰/=
10M CM	۱۳/=	۱۵/=	۱۸/=	۲۰/=	۸۰/=	۸۰/=
مدر ٹنکچر (Q) کھلی جرمنی	۱۸/=	۲۰/=	۳۸/=	۴۰/=	۱۷۵/=	۱۷۵/=

بائیوکیمک 6X و بائیو کمبینیشن (بلاسجن) نمبر تا	سائز	نصف اونس	ایک اونس	دو اونس
	لوکل	۸/=	۱۵/=	۲۸/=
	جرمنی	۲۰/=	۳۸/=	۷۰/=

نوٹ : مدر ٹنکچر (Q) جرمنی، بائیوکیمک x 6 جرمنی، بائیو کمبینیشن (بلاسجن) جرمنی کی بڑی پیکنگ سے اصل دوائی دی جاتی ہے نیز جرمنی و فرانس کی سیل بند مفرد و مرکب ادویات و ہومیوپیتھک کتب رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں۔
○ پیکنگ و ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا

عزیز ہومیوپیتھک کلینک اینڈ سٹور
گولبازار ربوہ فون : ۲۱۲۳۹۹

ضرورت ہے ایسے دوستوں کی جو کارڈلیس فون انٹرکام کا کام جانتے ہوں یا سیکھنا چاہتے ہوں۔ بالمشافہ صدر صاحب / امیر صاحب کے تعارفی خط کے ہمراہ تشریف لائیں۔

احمد الیکٹرانکس ریپیئر سروسز شاپ
شاپ نمبر 69 العیصل مارکیٹ لیاقت روڈ
فون دوکان : 536367 راولپنڈی

برائے فروخت
● پلاٹ ½5 مرلہ
● پانچ مرلہ جدید خوبصورت مکان
واقع رحمان کالونی ربوہ (نزد بیت الاقصیٰ)
رابطہ
حکیم محمد اسحٰق ظفر فون نمبر 493
39/A گلی نمبر 4 رحمٰن کالونی ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوالنَّاصِر
الرّحیم نیو
جیولرز
پہلی منزل بھایانی چیمبرز
خورشید مارکیٹ حیدری
کراچی - فون 664-0231
664-3442
فیکس (92-21) 6643299

ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات
نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا
تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے

ہمدردانہ مشورہ ○
بہترین تشخیص ○
مناسب علاج ○

لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S
فون دکان 0438-520411
رہائش 0438-2195

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 22- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 9 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 15 درجے سنٹی گریڈ

○ پاک افغان کشیدگی ختم کرانے کے لئے ایران نے ثالث کے طور پر کام شروع کر دیا ہے۔ مصالحتی اقدامات کا آغاز کر دیا گیا ہے۔ ایران کو ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ افغانستان اور پاکستان کے درمیان تعلقات کا نیا باب کھلے ایرانی حکام دونوں ممالک کی درخواست پر جلد ہی ان سے باقاعدہ بات چیت شروع کریں گے۔ تاکہ پلان آف ایکشن کو حتمی شکل دی جا سکے۔ برسرپیکار افغان گروپ رمضان کے احترام میں جنگ بند کر دیں گے۔

○ کراچی میں اپنے کارکنوں کی ہلاکت پر احتجاج کرنے کے لئے ایم کیو ایم نے یوم سوگ منایا۔ سرکاری اور کاروباری مراکز جزوی طور پر بند رہے۔ حیدر آباد سکھر نواب شاہ اور میر پور خاص میں بھی ہڑتال کا اعلان کیا گیا۔ وائس آف امریکہ نے بتایا ہے کہ کاروباری سرگرمیاں معطل کر کے ایم کیو ایم نے احتجاج رجسٹر کرانے کا مقصد حاصل کر لیا ہے۔ سڑکوں پر ٹرانسپورٹ محدود تعداد میں چلتی رہی۔ دفاتر میں حاضری پہلے کی ہڑتالوں سے نسبتاً بہتر رہی۔ ضلع وسطی میں تعلیمی ادارے بند رہے۔ بوہری بازار' جوڑیا بازار' کپڑا مارکیٹ' لیاقت آباد کی مارکیٹیں ناظم آباد' بفرزون' یوپی بازار' اور کریم آباد بند رہے جبکہ شہر کے دیگر تجارتی مراکز کھلے رہے۔

○ وزیر اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم کی ہڑتال ناکام رہی۔ 50 فیصد ٹریفک چلتی رہی۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ بھی پیش نہیں آیا۔ حالات بہتر ہوئے ہیں انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم سے مذاکرات کے روشن امکانات ہیں کوئی نہ کوئی سیاسی مصالحت ہو جائے گی۔

○ ایم کیو ایم سے مذاکرات کے لئے حکومت نے صدر لغاری سے ثالثی کی درخواست کی ہے۔ وفاقی وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے صدر سے ملاقات کر کے مذاکرات کی ماضی کی پوزیشن سے آگاہ کیا ہے۔

○ سینٹ سے اپوزیشن نے یہ کہہ کر بائیکاٹ کر دیا کہ سیاسی کارکن جعلی مقابلوں میں مارے جا رہے ہیں۔ اپوزیشن نے کہا کہ ایم کیو ایم کے کارکنوں کو جعلی پولیس مقابلوں میں مارا جا رہا ہے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو کسی شخص کو دہشت گرد قرار دے کر ہلاک کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ انہیں عدالتوں کے سامنے پیش کرنا چاہئے۔ ایم کیو ایم کے مسٹر اشتیاق اظہر نے کہا کہ صورت حال اتنی افسوسناک ہے کہ کل کو عوام الطاف حسین کی بھی بات نہیں سنیں گے۔ اور اپنی من مانی کارروائی کریں گے۔ جس سے ملکی سلامتی خطرے میں پڑ سکتی ہے۔ حکومتی وزیر رضا ربانی نے ان تمام الزامات کی تردید کی اور کہا کہ جعلی پولیس مقابلے نہیں ہو رہے۔ بلکہ دہشت گرد فائرنگ کرتے ہیں اور جوابی فائرنگ سے ہلاک ہوتے ہیں۔

○ رمضان المبارک کے آغاز کے ساتھ ہی ملک بھر سے لوڈشیڈنگ ختم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ تاہم لوڈ مینجمنٹ کے اقدامات فی الحال جاری رہیں گے۔ چند روز میں صورت حال بہتر ہو گئی تو یہ بھی ختم ہو جائے گی۔

○ یاسر عرفات خود مختار فلسطینی علاقے کے پہلے صدر منتخب ہو گئے ہیں ان کو 85 فیصد ووٹ ملے۔ 12 لاکھ سے زائد ووٹروں میں سے 90 فیصد نے حق رائے دہی استعمال کیا۔ عالمی مبصرین نے کہا کہ انتخابات منصفانہ تھے کہیں بھی گڑبڑ نہیں ہوئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ نوجوانوں کی ہلاکتیں کراچی کے مسئلہ کا حل نہیں۔ حکومت صورت حال کو بگاڑ رہی ہے۔ بے نظیر مفاہمت کے لفظ سے ناآشنا ہیں حکومت اپنے اعمال کے باعث قوم کی دشمن ثابت ہو رہی ہے۔ پورے ملک کے عوام عدم تحفظ کا شکار ہیں۔

○ سابق رکن اسمبلی اور پاکستان پیپلزپارٹی کے رہنما محمد ارشد گھرکی نے پیپلزپارٹی کو خدا حافظ کہہ دیا ہے۔ انہوں نے الزام لگایا ہے کہ ان کے حلقے میں لوگوں کے کام نہیں ہو رہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ الیکشن میں مسلم لیگ (ن) کے پلیٹ فارم سے لڑوں گا۔

○ صدر اور وزیر اعظم نے رمضان کے آغاز پر اپنے پیغامات میں کہا ہے کہ اس ماہ میں سطحی اور فروعی اختلافات ختم کر دیں۔ روزہ تقویٰ اور پرہیزگاری کا درس دیتا ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ عید کے بعد عوام کو حکومت کے خاتمے کی نوید سنائیں گے۔ برسراقتدار آکر حساب لیں گے۔

○ رمضان المبارک کے آغاز سے ایک دن پہلے زکوۃ نہ دینے والوں نے بینکوں سے کروڑوں روپے نکلوا لئے۔ یکم رمضان کو ملک بھر کے بینکوں کے کھاتوں سے زکوۃ کاٹ لی جاتی ہے۔

○ سینئر صوبائی وزیر مسٹر مشتاق اعوان نے کہا ہے کہ قاضی حسین احمد کے حامی طلباء تعلیمی اداروں میں قتل و غارت کر رہے ہیں۔ پیپلزپارٹی اور پی ایس ایف کے ہنگامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ امیر جماعت اسلامی اور ان کے حواریوں کی اسلام پسندی بغل میں چھری اور منہ میں رام رام کے سوا کچھ نہیں ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ رانا عارف کے قتل میں جماعت اسلامی بھی برابر کی شریک ہے۔

○ گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ پنجاب میں ہونے والے بم دھماکوں میں لگتا یوں ہے کہ کچھ مذہبی لوگ بھی شامل ہیں جلد ان پر قابو پا لیں گے انہوں نے کہا کہ میں اس بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ پنجاب میں وسیع پیمانے پر دہشت گردی ہو رہی ہے۔

○ کراچی میں ہڑتال کے دوران 4 گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں۔

○ وزیر قانون مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ پنجاب میں دہشت گردی کے واقعات میں بھارت ملوث ہے۔ انہوں نے بتایا کہ الطاف حسین کے خلاف برطانیہ کو دہشت گردی کے مزید ثبوت فراہم کر دیئے ہیں۔

○ افراط زر کی شرح سرکاری طور پر 13 فیصد بتائی جا رہی ہے جبکہ غیر سرکاری اندازوں کے مطابق یہ شرح کہیں زیادہ ہے۔

○ وزیر تجارت مسٹر احمد مختار نے کہا ہے کہ صرف کراچی تو پاکستان نہیں۔ جاپانی سرمایہ کار دوسرے صوبوں میں بھی سرمایہ کاری کر سکتے ہیں۔

○ جاپان کی گاکشوی یونیورسٹی نے وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کو معاشیات کی اعزازی ڈگری عطا کی ہے۔ بے نظیر پہلی ایشیائی لیڈر ہیں جن کو یہ اعزاز دیا گیا ہے۔ بی بی سی نے اس ڈگری کو پاکستانی وزیر اعظم کے لئے بڑا اعزاز قرار دیا ہے۔

○ امریکہ کی طرف سے یہ کوشش شروع کی گئی ہے کہ پاک بھارت ایٹمی عدم پھیلاؤ کا معاہدہ کرا دیا جائے

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ مرکز نے چھ کروڑ روپے نہ دیئے تو عام انتخابات نہیں ہو سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ عام انتخابات جولائی میں ہی ہوں گے۔

○ سینٹ میں وزیر مملکت مخدوم شہاب الدین نے بتایا ہے کہ حکومت نے 51- ارب روپے کے قرضے وصول کر لئے ہیں۔ جبکہ 31- ارب ابھی بقایا ہیں۔

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے
زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا بااعتماد ادارہ
SPECIALISED IN FEBC DRAFT AND T.T ETC.
T. M. FOREIGN EXCHANGE CENTRE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL. (92-42) 6368656, 6368389, 6369064, 6303235

AVAILABLE
FOR RENT
TWO BEDROOM FLATS AT WALKING DISTANCE FROM BAIT-UR-REHMAN, KARACHI. COMFORTABLE AND FUNCTIONAL, SUITABLE FOR YOUNG BUDDING NEWLY MARRIED EXECUTIVES.
Phone: 540753, 5887174

جسم میں کہیں بھی بڑھے ہوئے غدود
کے علاج کیلئے قابل اعتماد علاج گاہ
فرحت کلینک
متصل انجم کلینک اقصیٰ چوک
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) ڈاکٹر عبدالباسط قمر ربوہ
ہومیو فزیشن

عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا
مشہور دواخانہ مطب حمید
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہٹرا • ورم • لیکوریا • ایام کی بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون 254634

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
○ ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434